اِبتدائی اُردو

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

Books for Urdu Diploma Course

English Medium

- Urdu for All
  An Introduction to Urdu Script
- Ibtedai Urdu
- Urdu Prose
- Aasan Urdu Shairi

Hindi Medium

- उर्दू सबके लिए
  उर्दू लिपि से परिचय
- इब्तिदाई उर्दू
- उर्दू गद्य
- आसान उर्दू शायरी

क़ौमी काउंसिल बराए फ़रोग़-ए-उर्दू ज़बान
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی
National Council for Promotion of Urdu Language
(Ministry of HRD, Department of Higher Education, Govt. of India)
West Block–1, Wing No.6, R.K. Puram, New Delhi – 110066

ISBN: 81-7587-062-2

اِبتدائی اُردو

اِحسان الٰہی

مُرتبین

ڈاکٹر روپ کرشن بھٹ

تبسم نقی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل حکومت ہند
ویسٹ بلاک۔1، آر۔کے۔ پورم، نئی دہلی 110066

پہلی اشاعت : 2004
نویں اشاعت : ستمبر 2007
تعداد : 14000
سلسلۂ مطبوعات : 1170

Ibtedai Urdu
Compiled by
Dr. Roop Krishan Bhat
Tabassum Naqi

ناشر : ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ویسٹ بلاک 1، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی-110066
فون : 26103938، 26103381، 26179657، فیکس: 26108159
ای۔میل : urducoun@ndf.vsnl.net.in، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع : جے۔ کے۔ آفسیٹ پرنٹرز، جامع مسجد دہلی- 110006

پیشِ لفظ

اُردو ہندستان کی اہم زبانوں میں سے ایک ہے۔ جس کی تاریخ سیکڑوں سال پرانی ہے۔ اُردو نے ہندستان کی مشترکہ تہذیب، جمالیات اور قومی یکجہتی کے فروغ میں اہم رول ادا کیا ہے۔ اس نے ہندستان کی مختلف زبانوں کو ایک دوسرے کے نزدیک لانے میں مدد کی ہے جس کی وجہ سے صحیح معنوں میں اُردو ہندستان کی لنگوافرینکا بن چکی ہے۔ مانا جاتا ہے کہ اُردو زبان سے واقفیت فرد کی ترسیلی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشتی ہے۔

قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، اُردو زبان کی ترویج و ترقی کے امور سے متعلق حکومتِ ہند کا خود مختار ادارہ ہے۔ ہندستان کے کثیر لسانی منظر نامے میں اُردو زبان کی پہچان اور روشن ماضی میں اُردو جڑوں کی کھوج اور اس کو نئے زمانے کے تقاضوں سے ہم کنار کرنا قومی اُردو کونسل کے اہم مقاصد میں شامل ہے۔

ہمارے ملک میں بیشتر افراد بول چال میں اُردو یا ہندستانی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اُردو رسم الخط سے ناواقف ہیں۔ اس مقصد کو پورا

کرنے کے لیے قومی اردو کونسل نے اردو زبان کے فروغ کے لیے جنوری، 2001ء میں ایک اہم قدم اٹھایا اور اردو سکھانے کے لیے ششماہی فاصلاتی کورس شروع کیا جس کی ملک بھر میں خاطر خواہ پزیرائی ہوئی۔ جس کے پیشِ نظر اس کورس کو مزید توسیع دی گئی اور یہ اب یک سالہ ڈپلوما کورس کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

قومی اردو کونسل کے ذریعہ مرتب کی گئی کتاب ''ابتدائی اردو'' اپنی بیش بہا خوبیوں کے ساتھ پیشِ نظر ہے اس کا مقصد طلبا کو بنیادی اردو زبان سے واقف کرانا ہے تاکہ طلبا معیاری اردو بولنا، پڑھنا اور لکھنا سیکھ سکیں۔ اس کتاب کی تیاری میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ زبان عام فہم اور آسان ہونے کے ساتھ ہی ساتھ دلچسپ اور اعلیٰ درجہ کی ہو۔ جس سے طلبا اپنی ذہنی صلاحیتوں کا استعمال کر کے زبان پر رفتہ رفتہ عبور حاصل کر سکیں۔

میں اس کتاب کے مرتبین ڈاکٹر روپ کرشن بھٹ اور تبسم نقی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کو کم سے کم وقت میں تیار کروایا۔ ساتھ ہی میں اُن تمام ادیبوں، ماہر لسانیات اور اسکالرس کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے بڑے غور و فکر کے بعد موجودہ کتاب کا خاکہ تیار کیا۔ امید ہے یہ کتاب اپنے مقصد میں کامیاب رہے گی۔

ڈاکٹر علی جاوید

ڈائرکٹر

تعارف

اُردو کو زیادہ سے زیادہ مقبول بنانے کے لیے قومی اردو کونسل نے 2001 میں ششماہی سرٹیفیکٹ کورس شروع کیا جس کا مقصد اُردو رسم الخط سے ان لوگوں کو واقف کرانا تھا جو اُردو ادب کو دوسری زبانوں کے ذریعے پڑھتے ہیں۔ یہ کورس کافی مقبول ہوا اور ہزاروں لوگوں نے اس میں داخلہ لیا۔ اس کورس کی مقبولیت کو دھیان میں رکھتے ہوئے کونسل نے اسے یک سالہ ڈپلوما کورس میں تبدیل کر دیا۔

کورس کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے اچھے نصاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کونسل نے اس کورس کے نصاب کو بہت توجّہ کے ساتھ طے کیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب اسی کڑی کا ایک حصّہ ہے۔ اس کتاب کی بنیاد پچھلے کئی سالوں کے تجربات طلبہ کے ذریعہ دیے گئے تاثرات اور کورس کے بنیادی اصولوں پر رکھی گئی ہے۔

یہ کتاب کورس کی پہلی کتاب Urdu For All: An Introduction to Urdu Script کے فوراً بعد کا حصّہ ہے۔ اس کتاب

کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصّے میں ۱۲ سبق ہیں، جو اردو کی بنیادی ساختوں اور لفظیات پر مبنی ہیں۔ ان اسباق کا مقصد مختلف حالات (Situations)اور سلسلۂ بیان (context) میں طلبہ کی بول چال میں اردو الفاظ و محاورات کے استعمال میں اضافہ کرنا ہے۔

کتاب کے دوسرے حصّے کے سبق طلبہ کی صلاحیتوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے چھوٹے چھوٹے پیراگرافس میں خاص طور پر لکھے گئے ہیں جو کہ عام موضوعات سوانح عمری اور اُردو شاعری کے کچھ نمونوں پر مشتمل ہے۔ ہر سبق کے آخر میں مشکل الفاظ کے معنی ہندی اور انگریزی دونوں زبانوں میں دیے گئے ہیں۔ اسباق کے بارے میں تفصیلی نوٹس رسپانس شیٹس (اختبارات) میں دیے گئے ہیں۔

یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد طلبہ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا اور وُہ خود مختارانہ طور پر اُردو زبان و ادب کا مطالعہ کرسکیں گے اور کورس کے تیسرے مرحلے میں اُردو کی منتخب نثر و نظم کو پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہوسکیں گے۔ اس طرح یہ کتاب کورس کے پہلے اور تیسرے مرحلے کے درمیان پُل کا کام کرے گی اور ابتدائی اُردو سکھاتے ہوئے طلبہ کو اُردو ادب پڑھنے اور سمجھنے کے قابل بنائے گی۔

موجودہ کورس مختلف ورک شاپ میں تیار کروایا گیا ہے۔ جن میں بہت سارے حضرات نے شرکت کی۔ کونسل ان تمام ادیبوں، ماہر لسانیات اور دیگر اسکالرس کی مشکور ہے جنھوں نے ان اسباق کو تیار کرنے میں ہماری مدد کی۔ خاص طور سے پروفیسر او۔ این۔ کول، پروفیسر شکیل اختر فاروقی، ڈاکٹر نذیر حسن، ڈاکٹر شمشاد زیدی، ڈاکٹر ملکہ خورشید، ڈاکٹر کے ایس مصطفٰی، ڈاکٹر مولا بخش اور جاوید اقبال کے نام قابل ذکر ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

ڈاکٹر روپ کرشن بھٹ
تبسم نقی

ترتیب

حصہ اول

حصّہ دوم

سبق		صفحہ نمبر
13	اِمتحان کا خَوف	33
14	تندُرُستی ہزار نعمت ہے	36
15	ہمارا مُلک	41
16	ڈراما	46
17	رابندر ناتھ ٹیگور	50
18	کشمیر کی سیر	55
19	اِقبالؔ	59
20	پریمؔ چند	62
21	افسانہ	67
22	غزل	73
23	غزل	78
24	غالِبؔ	80
25	ترانۂ ہِندی	85
26	اُردو زبان کا اِرتقا	88
27	شہیدِ وطن اشفاق اللہ خاں	93

سبق ۔1

-1 سمیر : یہ کیا ہے؟
آشا: یہ کِتاب ہے۔
سمیر : اَور وُہ؟
آشا: وُہ کُرسی ہے۔
سمیر : کیا یہ قلم ہے؟
آشا: جی نہیں ، یہ قلم نہیں، پنسِل ہے۔

-2 سمیر : یہ کَون ہیں؟
ساحِل: یہ اِقبال صاحِب ہیں۔
سمیر : کیا یہ ڈاکٹر ہیں؟
ساحِل: جی نہیں، یہ وکیل ہیں۔

3- سمیر: یہ لڑکا کون ہے؟

آشا: یہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔

سمیر: آپ کے کِتنے بھائی بہن ہیں؟

آشا: میرا ایک بھائی ہے اور ایک بہن۔ اور آپ کے؟

سمیر: میری صِرف ایک بہن ہے۔

آشا: چھوٹی یا بڑی؟

سمیر: بڑی۔

4- سمیر: آپ کے کِتنے بچّے ہیں؟

اِقبال: دو، ایک لڑکی اور ایک لڑکا۔

سمیر: والدَین کہاں ہیں؟

اِقبال: وُہ گاؤں میں ہیں۔ میرے والِد صاحِب اِسکوُل میں اُستاد ہیں۔

سمیر: آپ کے گاؤں میں کِتنے اِسکوُل ہیں؟

اِقبال: گاؤں میں دو اِسکوُل ہیں۔ ایک لڑکوں کا اور دوسرا لڑکیوں کا۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

اُستاد	शिक्षक, गुरू	teacher
والِدَین	माता–पिता	parents
والِد	पिता	father

❖❖❖

سبق ۔2

آشا: آداب، خالہ جان!

سیما: خوش رہو، آؤ بیٹی! آؤ!

وہاں نہیں، یہاں میرے قریب بیٹھو۔

کیا پیو گی؟

آشا: کچھ نہیں۔

سیما: ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟

لو سیب کھاؤ۔

آشا: پہلے آپ کھائیے۔

سیما: ہم بھی کھا لیں گے۔

اقبال صاحب! کیا آپ سیب کھائیے گا؟

اقبال: کیوں نہیں؟

کل میرے غریب خانے پر آپ سبھی حضرات تشریف لائیے۔

سیما: کیوں بھئی؟

اِقبال: میرے بیٹے کی سال گرہ ہے۔ اسی سلسلے میں ایک چھوٹی سی دعوت رکھی ہے۔ بیٹی آشا! تُم بھی ضرور آنا بلکہ اپنے والِدین سے کہنا کہ وُہ بھی آئیں۔

مُشکِل الفاظ اور اُن کے معنی

قریب	निकट	near
غریب خانہ	विनम्रता से अपने घर को कहा जाता है।	an euphemism for 'my house'
حضرات	حضرت का बहुवचन माननीय, आदर सूचक संबोधन	a polite term of address used for audience
تشریف لانا	आना	to come (polite expression)
سِلسِلہ	बारे में	connection
دعوت	भोज, दावत	feast
ضرور	अवश्य, ज़रूर	certainly
بلکہ	बल्कि	rather

❖❖❖

سبق ۔ 3

1- **اِقبال:** آداب عرض۔

سمیر: آداب عرض۔

اِقبال: آپ کہاں رہتے ہیں؟

سمیر: مَیں حیدرآباد میں رہتا ہوں۔

اِقبال: وہاں کہاں؟

سمیر: خیرت آباد میں، حُسین ساگر کے پاس۔

اِقبال: وُہ خوبصورت جگہ ہے؟

سمیر: جی ہاں! ہم وہاں صبح سویرے سیر کو جاتے ہیں۔

اِقبال: کیا شام کو حُسین ساگر کا منظر بہت دِلکش ہوتا ہے؟

سمیر: جی ہاں! خاص طور پر جب سورج غروب ہوتا ہے۔

اِقبال: آپ صحیح فرماتے ہیں۔ میں نے کئی بار وُہ منظر

دیکھا ہے۔

2- **اِقبال:** آپ پہلے کہاں کام کرتے تھے؟

سمیر: پہلے میں دِلّی میں نوکری کرتا تھا۔

اِقبال: پھر نوکری چھوڑ کیوں دی؟

سمیر: دِلّی ہمارے یہاں سے کافی دور ہے۔

اِقبال: آپ کی بیوی بھی مُلازمت کرتی ہیں کیا؟

سمیر: جی ہاں! وُہ بھی نوکری کرتی ہیں۔ بچّے اِسکول جاتے ہیں۔ اِس لیے اَب مَیں اپنے ہی شہر میں مُلازمت کرتا ہوں۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

اردو	हिन्दी	English
آداب عرض	आदाब अर्ज़	a term of greeting
صبح سویرے	प्रातः काल, सुबह सवेरे	early morning
منظر	दृश्य	view, scenery

خاص طَور پر	विशेषकर, विशेष रूप से	especially
دِلکش	दिलकश, मनमोहक	attractive
مُلازِمت	नौकरी	job, service
غُروُب ہونا	डूब जाना, अस्त होना	to set out
فرمانا	कहना	to say (a polite expression)
صحیح	सही	right

❖❖❖

سبق ـ 4

-1 ابّا: تبسُّم! تُم کیا کر رہی ہو؟
اَور فرید کہاں ہے؟

تبسُّم: مَیں اِسکوُل کا کام کر رہی ہوُں۔
فرید اپنے دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا ہے۔

ابّا: صبح سے شام تک کھیلتا رہتا ہے۔

تبسُّم: ابّا جان! میرے سب ساتھی میلہ دیکھنے جا رہے ہیں۔

ابّا: کَون کَون جا رہا ہے؟

تبسُّم: اَکرم جا رہا ہے۔ واجِد جا رہا ہے۔ نسرین جا رہی ہے۔ ہماری اُستانی صاحِبہ بھی جا رہی ہیں۔

ابّا: میلہ کہاں لگا ہے؟

تبسُّم: میلہ گاؤں کے باہر لگا ہے۔ لوگ دوُر دوُر سے آ رہے ہیں۔

ابّا: لیکِن مَیں نہیں جا رہا۔

تبسّم: کیوں، آپ کیوں نہیں جا رہے؟

ابّا: مُجھے بہت ہی ضروری کام کرنا ہے۔ اپنی امّی کو لے جاؤ۔

امّی: مُجھے کہیں نہیں جانا۔

تبسّم: کوئی جائے یا نہ جائے مَیں تو جا رہی ہوں۔

2- ساحِل: نئے سال کا پروگرام کیسا رہا؟

آشا: نہایت عُمدہ۔ کئی پروگرام تھے۔ ایک سے بڑھ کر ایک۔ ساز بج رہا تھا۔ لوگ ناچ رہے تھے۔ لوگ ایک دوسرے کو نئے سال کی مُبارک باد دے رہے تھے۔ آتش بازی چھوڑی جا رہی تھی۔ سب خوشیاں منا رہے تھے۔ طرح طرح کی مِٹھائیاں بانٹ رہے تھے۔ چاروں طرف خوب رَونق تھی۔ آپ کیوں نہیں آئے؟

ساحِل: میرے چند دوست آئے تھے۔ ہم پارک ویو ہوٹل گئے۔ وہاں کھانے پینے کے علاوہ تفریح کا اچھا خاصا اِنتظام تھا۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

امّی	माँ	mother
نِہایت	अत्यंत	very, extreme
عُمدہ	अच्छा	good
ساز	बाजा, वाद्य	musical instrument
مُبارک باد دینا	बधाई देना	to congratulate
آتش بازی	पटाख़े छोड़ना	fireworks
خوب	अच्छा / बहुत	good, well, very
رَونق	चहल–पहल	hustle bustle
تفریح	मनोरंजन	entertainment
اَچھا خاصا	अच्छा ख़ासा	quite well
انتظام	इंतिज़ाम, व्यवस्था	Arrangements

سبق - 5

1- ساحل: مُعاف کیجیے۔ آپ کب تشریف لائے؟

امن: مَیں تھوڑی دیر پہلے ہی آیا۔ کل نہیں آ سکا۔

ساحل: کل آپ نے کیا کیا؟

امن: مَیں صُبح سویرے اُٹھا، سیر کی۔ واپس آیا تو کالج جانے کی تیّاری کی۔ کالج میں شام کو ایک کلچرل پروگرام تھا۔

ساحل: کیا آپ نے بھی اِس میں شرکت کی؟ آپ تو اچھا گاتے ہیں۔

امن: جی ہاں، مَیں نے دو غزلیں گائیں۔ وُہ لوگوں کو پسند آئیں۔ ایک چھوٹے سے ڈرامے میں بھی حِصّہ لیا۔

ساحل: پروگرام کے بعد کہاں رہے؟

امن: پروگرام کے بعد کچھ دوست مِل گئے۔

ساحل: دوستوں کے ساتھ کہاں گئے؟

امن: ہم لوگ ہوٹل گئے۔ وہاں ہم لوگوں نے کھانا کھایا، چائے پی۔ ہم دیر سے گھر لوٹے۔ کل آپ کہاں تھے؟

ساحل: میرے ایک دوست کی شادی تھی۔ مَیں سویرے وہاں گیا اور دِن بھر وہیں رہا۔ رات کو دیر سے گھر لوٹا۔

امن: چلیے، آج کام کرتے ہیں۔ مَیں سبھی کِتابیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ یہ دیکھیے۔

ساحل: مَیں نے یہ کِتابیں پڑھی ہیں۔
یہ دونوں بہت دِلچسپ ہیں۔

امن: مَیں نے مضمون کا خاکہ تیّار کِیا ہے۔
آپ اِسے پڑھیے اور اپنی رائے دیجیے۔

ساحل: آپ یہ کتابیں یہیں رکھیے۔
مَیں لائبریری میں لوٹا دوں گا۔

امن: شُکریہ، اَب میں کالج جا رہا ہوں۔

ساحل: اچھا، خُدا حافظ۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

early in the morning	प्रातः काल	سویرے
to be involved	व्यस्त हो जाना	لگ جانا
to participate	भाग लेना	شِرکت کرنا
to like	पसंद आना	پسنّد آنا
to participate	हिस्सा लेना	حِصّہ لینا
to prepare	तैयारी करना	تیّاری کرنا
interesting	रूचिकर	دِلچسپ
outline, draft	रूपरेखा	خاکہ
good bye	ख़ुदा हाफ़िज़	خُدا حافظ

❖❖❖

سبق ۔ 6

-1

اَمن: کیا آپ کے بچّے گھر میں ہیں؟

ساحِل: جی نہیں، گھر میں تو نہیں ہیں۔

اَمن: کیا وُہ باہر مَیدان میں ہیں؟

ساحِل: جی ہاں، وُہ وہاں کھیل رہے ہیں۔

اَمن: اور بچّیاں کہاں چلی گئیں؟

ساحِل: جی، وُہ اندر گھر میں ہیں۔ وُہ پڑھ رہی ہیں۔

اَمن: اچھا، دوُسرے بچّوں کو آنے دیجیے۔ اُن سے بعد میں مِل لیں گے۔

-2

سیما: نسیم صاحِبہ! کیا آج آپ بازار جائیں گی؟

نسیم: جی ہاں، ضرور جاؤں گی۔

سیما: بازار سے کیا خریدیں گی؟

نسیم: بازار سے کُچھ کپڑے لوں گی اور اپنے بیٹے کے لیے کِھلونے بھی۔

سیما: آپ کا بیٹا کہاں ہے؟

نسیم: کمرے میں لیٹا ہُوا ہے۔

سیما: کیا اُس کے ابّو دفتر سے آگئے ہوں گے؟

نسیم: جی، بس آتے ہی ہوں گے۔

سیما: اس وقت کِتنے بجے ہیں؟

نسیم: رات کے دس بجے ہیں۔

سیما: اچھا تو اب اِجازت دیجیے۔ شب بخَیر۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

playground, field	मैदान	مَیدان
to play	खेलना	کھیلنا
to read, to study	पढ़ना	پڑھنا
market	बाज़ार	بازار
to buy	ख़रीदना	خریدنا

toy	खिलौना	کِھلونا
office	कार्यालय	دفتر
to lie down	लेटना	لیٹنا
term of address for father	पिता के लिए सम्बोधन वाचक शब्द	ابّو
to give permission	अनुमति देना	اِجازت دینا
good night	शुभ रात्रि	شَب بخَیر

سبق - 7

مُسافر: آداب عرض۔

ہوٹل والا: آداب عرض۔

آئیے جناب، تشریف لائیے۔

مُسافر: مُجھے ایک کمرا چاہیے۔ کیا ایک صاف سُتھرا کمرا ملے گا؟

ہوٹل والا: ہمارے یہاں رہنے کا اعلیٰ اِنتظام ہے۔ آپ کِتنے دن رہیں گے؟

مُسافر: ابھی دو دِن رُکنے کا اِرادہ ہے۔

ہوٹل والا: یہ دیکھیے کمرا۔ اس کا کِرایہ چار سَو روپے ہے۔

مُسافر: یہاں رَوشنی کم ہے۔ دوسرا کمرا دِکھایئے۔

ہوٹل والا: اُوپر کی منزل پر ایک کمرا خالی ہے۔ مگر اُس میں ٹی۔وی نہیں ہے۔ چلیے دِکھاتا ہوں۔

مُسافر: مُجھے ٹی۔وی دیکھنے میں کوئی دِلچسپی نہیں ہے۔

ہوٹل والا: ٹھیک ہے۔ آپ بِنا ٹی۔وی والا کمرا لے لیجیے۔

مُسافر: یہ کمرا ٹھیک ہے۔ یہاں کھانے کو کیا مِلے گا؟

ہوٹل والا: کھانے کے لیے ہر چیز ملے گی۔ پہلی منزل پر ریستوراں ہے۔

مُسافر: مُجھے پیاس لگی ہے۔ کیا پینے کے لِیے ایک گِلاس پانی مِلے گا؟

ہوٹل والا: ضرور ملے گا۔ آیئے مَیں پانی منگواتا ہوں۔ آپ اِس رِجسٹر میں اَپنا نام اَور پتہ لِکھ دیجیے۔

مُسافر: شکریہ۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

جناب	श्रीमान्	an honorific title for respect, Mr.
اعلیٰ	श्रेष्ठ	superior
اِرادہ	निश्चय, इरादा	plan, intention, purpose
پیاس	प्यास	thirst
دِلچسپی	रुचि	interest
شکریہ	धन्यवाद	thanks
منزل	मंज़िल, तल	storey

❖❖❖

سبق ـ 8

شوہر: کیا دعوت کا اِنتِظام ہو گیا ہے؟

بیوی: آپ تو بتا کر چلے گئے۔

اتنی بڑی دعوت کا اِنتِظام کرنا آسان نہیں ہے۔

شوہر: کیا بالکُل کُچھ نہیں کِیا؟

بیوی: نہیں، اَیسا بھی نہیں۔

سبزی فروش سبزی دے گیا ہے۔

نوکر سے سامان منگوا کر رَکھ لِیا ہے۔

دُودھ والا دُودھ دے گیا تھا لیکِن۔۔۔

شوہر: لیکِن کیا؟

بیوی: دُودھ والا برتن میرے ہاتھ سے چھُوٹ گیا اور فرش پر گِر پڑا۔

شوہر: پھر اب کیا کریں؟

بیوی: دُودھ بازار سے لانا پڑے گا۔

شوہر: مَیں نوکر کو پیسے دے آتا ہُوں۔ وُہ لے آئے گا۔

بیوی: مَیں نے نوکر کو پیسے دے دِیے ہَیں۔ وُہ دُودھ لانے بازار چلا گیا ہوگا۔

شوہر: بس ٹھیک ہے۔ تُم باقی کام خَتم کر ڈالو۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

بالکُل	बिल्कुल	quite, entirely, completely
سبزی فروش	सब्ज़ी बेचने वाला	green grocer
باقی	शेष, बाक़ी	remaining

سبق ۔ 9

سمیر: سلیم صاحب! آپ ماہرِ تعلیم ہیں۔ آج کی تعلیمی صوُرتِ حال پر کُچھ گفتگو، ہو جائے۔

سلیم: ضروُر۔ ہم سبھی جانتے ہیں کہ تعلیم آج کی اہم ضروُرت ہے۔ پہلے کی طرح آج ہم صِرف اِسکوُل اور کالج یا یُونیورسِٹی کو ہی تعلیم کا ذرِیعہ نہیں سمجھتے۔ اب ہم کالج اور اِسکوُل کے علاوہ کئی طرح کے پروگراموں کے ذرِیعے تعلیم حاصِل کر سکتے ہیں۔

سمیر: کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آج پڑھنا لِکھنا بہت آسان ہو گیا ہے؟

سلیم: آپ نے ٹھیک کہا! دیکھیے یہ کام پُرانے زمانے میں بہت مُشکِل تھا۔ اب اُستاد کے معنی بدل چکے ہیں۔ اب ریڈیو، ٹی وی کے ذرِیعے بہت سے لوگوں کو بہ یک وقت ایک اُستاد پڑھا سکتا ہے۔ پُرانے زمانے میں اِس کام کو انجام دینے میں

ہمیں بہُت سی مُشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اب ریڈیو یا ٹی وی کے ذرِیعے پوُری دُنیا کے طالِب عِلموں کو پڑھایا جا سکتا ہے۔

سمیر: میں چاہوُں گا کہ آپ زبان کی تعلیم پر بھی کُچھ روشنی ڈالیں۔

سلیم: جی...... ضروُر...... یہ حقیقت ہے کہ آج صِرف ایک زبان کا جاننا کم عِلمی کی مِثال بن چکا ہے۔ایک سے زیادہ زبانوں کا جاننا اب ہر انسان کی چاہ بن چُکی ہے۔

سمیر: واہ! کاش کہ ہمارے ملک کے لوگ بھی اس راہ کو اختیار کر سکیں۔

سلیم: بہت سے لوگ اَیسا کر رہے ہیں۔ اِن کو محسوُس ہونے لگا ہے کہ اب اِس کے بغَیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ زبانوں کو جاننے کا مطلب تہذیب کا جاننا بھی ہے۔کہا جاتا ہَے کہ آدمی نہیں، زبان بولتی ہَے۔ زبان کوئی ایک واحد شخص نہیں بنا سکتا۔ اِسی لیے زبان کو سماج کی پَیداوار کہا گیا ہَے۔ زبان کے بولنے کے طریقے بنے بنائے ہیں۔ اُنھیں قاعِدوں کے تحت ہم چاہیں تو زبان بول سکتے ہیں یا سیکھ سکتے ہیں۔ ہم جِس تہذیب سے بھی اپنا رِشتہ رکھتے ہیں، اُس تہذیب کے قاعِدے یعنی رہن سہن کے طریقے کو اپنانا پڑتا ہَے۔ ہم اِن قاعِدوں کو نہ تو چھوڑ سکتے ہیں نہ اِن کے برعکس جا سکتے ہیں۔ ہمیں اُنھیں قاعِدوں

کو اِستعمال کرنا پڑتا ہے۔

سمیر: شکریہ......

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنیٰ

expert	विशेषज्ञ	ماہر
educationist	शिक्षा विद	ماہرِ تعلیم
position	स्थिति	صوُرتِ حال
at the same time	एक ही समय	بہ یک وقت
to complete	संपन्न करना	اَنجام دینا
to face	सामना करना	سامنا کرنا
student	छात्र	طالِب عِلم
to enlighten	प्रकाश डालना	روشنی ڈالنا
fact	हक़ीक़त	حقیقت
to accept	अपनाना	اختیار کرنا
to feel	अनुभव करना, महसूस करना	محسوُس کرنا

culture	संस्कृति	تہذیب
rule	नियम	قاعِدہ
to use	प्रयोग करना	اِستِعمال کرنا

سبق - 10

امّی: وُہ قلم کہاں گیا؟

رضیہ: کون سا امّی؟

امّی: وُہ قلم جو مَیں کل خرید کر لائی تھی۔

رضیہ: وُہ تو مَیں نے میز کی دراز میں رکھ دِیا تھا۔

امّی: بیٹی جہاں تم کہہ رہی ہو، مَیں نے وہاں بھی دیکھ لِیا، مُجھے تو مِلا نہیں۔ نہ جانے کیا ہُوا؟

رضیہ: امّی! مَیں نے تو وہیں رکھ دِیا تھا، جہاں آپ نے کہا تھا۔

امّی: چلو، جانے دو۔ فی الحال ہمارے لِیے چائے بنا لاؤ۔ پانچ کپ۔

رضیہ: مَیں نے چائے بنا بھی لی۔ لیجیے حاضر ہے۔

امّی: واہ بیٹی واہ۔ تُم نے بڑی اچھّی چائے بنائی ہے۔اِتنی اچھّی چائے کیسے بنائی؟

رضیہ: امّی! چائے بنانا تو مُجھے آپ ہی نے سِکھایا ہے۔ بس مَیں نے آپ کے بتائے ہُوئے طریقے پرعمل کِیا اور چائے بن گئی۔

امّی: بتاؤ میں نے چائے بنانے کی کیا ترکیب بتائی تھی؟

رضیہ: پہلے پانی گرم کِیا۔ جب پانی اُبل گیا تو اس میں چائے کی پتّی ڈالی۔ تھوڑی دیر اِنتظار کِیا۔ اِس کے بعد جس کو جتنی شکر چاہیے تھی اُتنی شکر ڈالی۔ پھر کیتلی میں سے گرم چائے پیالی میں اُنڈیلی۔ اِس کے بعد دوُدھ ڈالا۔ بس چائے تیّار ہوگئی۔

امّی: واہ بیٹی! شاباش۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

قلم	क़लम	pen
خریدنا	ख़रीदना	to buy
میز	मेज़	table
دراز	दराज़	drawer
فی الحال	फ़िलहाल	for the time being
حاضِر	प्रस्तुत	present
طریقہ	ढंग	method
عمل کرنا	पालन करना	to act upon

ترکیب	ढंग	method
کیتلی	केतली	kettle

❖❖❖

سبق ۔ 11

-1 اُستاد: وُہ طالِب عِلم کہاں گیا جو یہاں بَیٹھا تھا؟

ساجِد: جب میں یہاں آیا تھا تب تو وُہ یہاں سے جاچُکا تھا۔

اُستاد: وُہ جہاں بھی گیا ہو اُسے وہاں سے بُلا لاؤ۔

جن بچّوں کو سبق یاد ہو جائے گا اُن کو شاباشی مِلے گی۔

ساجِد: جِتنا کُچھ آپ نے بتایا تھا اُتنا تو میں نے یاد کرلیا ہَے۔

اُستاد: جِن کی سمجھ میں آجاتا ہَے سب لوگ اُن کی تعریف کرتے ہَیں۔ بس جَیسا مَیں کہوں ویسا تُم کرو۔

شیتل: مَیں نے لِکھا ہے کیا آپ دیکھیں گے۔

اُستاد: ابھی نہیں، اگر مُجھے وقت ملا تو مَیں ضرور دیکھوں گا۔

-2 نسیم: مَیں کوئی نیا ناوِل پڑھنا چاہتی ہُوں۔

حمید: یہ تین نئے ناوِل چھپے ہیں۔

نسیم: اِن میں سب سے اچھا کون سا ہے؟

حمید: تینوں اچھے ہیں۔ یہ سب سے عُمدہ ہے۔ آپ اِسے ضرور پڑھیے۔ پڑھ کر آپ اِس پر تبصرہ بھی لکھیے۔

نسیم: بہُت اچھا۔ میں کوشِش کروں گی۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

سبق	पाठ	lesson
شاباش	शाबाश	well done
یاد کرنا	याद करना	to learn by heart
تعریف کرنا	तारीफ़ करना	to praise
تبصِرہ	समीक्षा	review

سبق ۔ 12

پِتا جی: کیا تُم لوگوں نے اپنا ہوم ورک کر لِیا؟

اَمر: نہیں پِتا جی، مَیں نے نہیں کِیا ہے۔ آپ کروایے نا!

پِتا جی: مگر مَیں وُہ سوال نہیں کرواؤں گا جو بے حد آسان ہیں۔
شیتل کیا تُم وُہ کِتاب خرید لائیں جو تُمہارے اُستاد صاحِب نے کہی تھی؟

شیتل: نہیں پِتا جی۔ آج میں بازار نہیں جا سکی۔ مُجھے وقت نہیں مِلا۔

پِتا جی: مَیں کُچھ اور چیزیں لِکھواتا ہُوں۔ وُہ بھی کل لے آنا۔

شیتل: جی لے آؤں گی۔

-2 نوکر: صاحِب! مُجھے چھُٹّی چاہیے۔

مالِک: تُم جب چاہو تب چھُٹّی کر دیں گے۔

نوکر: نہیں صاحِب! میرا وُہ مطلب نہیں تھا۔

مالک: تو پھر کیا مطلب تھا؟ تُم کام تو کُچھ کرتے نہیں۔ چھٹّی مانگنے کے لیے آجاتے ہو۔

نوکر: نہیں صاحِب، آپ جو بھی کام کرواتے ہَیں وُہ مَیں کرتا ہوُں۔

مالک: لیکِن بیگم صاحِبہ تو تُم سے ہمیشہ خفا رہتی ہَیں۔ اگر وُہ تُمھیں چھٹّی دینے کے لِیے راضی ہَیں تو ٹھیک ہَے۔

نوکر: اگر آپ چاہیں تو مُجھے چھٹّی دِلوا سکتے ہَیں۔

مالک: اچھا! دیکھیں گے۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

بے حد	बहुत	too much
مطلب	अर्थ	meaning
خفا رہنا	नाराज़ रहना	to be unhappy

سبق ۔ 13

اِمتحان کا خَوف

اِمتحانات کی آمد ہَے۔ ظاہر ہَے بچّوں کے لِیے مُصیبتِ جان ہَے۔ اِس کو کہتے ہَیں ''اگزام فوبیا''......دراصل یہ نفسیاتی دباؤ ہوتا ہَے جو بچّے کو فِکر میں مبتلا کر دیتا ہَے۔ مگر اِس طرح نروس رہنے سے کیافائدہ۔ نَو نِہالوں کو چاہیے کہ اِس خوف سے نِکل کر پوُری توجّہ سے اپنی پڑھائی میں لگ جائیں۔ بچّوں کو چاہیے کہ اب تک جو وقت ضائع ہوگیا اُس کی تلافی تو مُمکِن نہیں ہَے مگر آگے کی سوچیں۔ یہ سوچیں کہ کِس مضموُن میں کِتنی تیّاری کی ضروُرت ہَے۔ دیکھا گیا ہَے کہ اکثر بچّے ششماہی امتحانات کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ اگر اِس اِمتحان پر توجہ دی جائے تو تقریباً سارا کورس نظر میں آجاتا ہَے۔ پھراپنی خامیوں کا بھی پتہ لگ جاتا ہَے۔ دیر رات تک جاگنا بے سوُد ہَے۔ جب زیادہ دباؤ میں کام ہوتا ہَے تو کام بہتر نہیں ہوتا۔ اور اِس کا صحت پر بھی اُلٹا اثر ہوتا ہَے۔ اکثر بچّے بیمار پڑ جاتے ہَیں۔

والِدَین کیا کریں......؟ والِدَین میں اگر دونوں ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہَیں تو بہُت خوُب مگر جو تعلیم یافتہ نہیں ہیں، اُنھیں بچّوں کو دِلاسہ دینا چاہیے اور اُن کی ہمّت افزائی کر نی چاہیے...... اکثر مائیں یہ کام بخوُبی انجام دیتی ہَیں۔ اگر بچّے پر نیند کا غلبہ ہے تو چائے یا کافی بنا کر دیں تا کہ نیند زیادہ پریشان نہ کرے۔ پڑھائی سے پہلے ہلکی غذا لیں تا کہ نیند کا غلبہ نہ ہو۔ خاص کر تبدیلی مَوسم کی وجہ سے مَوسمی بیماریاں اکثر گھیر لیتی ہیں، اِن کا عِلاج فوراً ہی کرنا چاہیے۔ اس سِلسلے میں لاپرواہی خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

fear	डर	خوف
examinations	इम्तिहान का बहुवचन	امتحانات
trouble	जान की मुसीबत, परेशानी	مُصیبتِ جان
compensation	कमी का पूरा होना	تلافی
to be engaged	ग्रसित होना	مُبتِلا ہونا
serious	गंभीर	سنجیدہ
higher education	उच्च शिक्षा	اعلیٰ تعلیم

weakness	कमज़ोरी	خامی
encouragement	प्रोत्साहन	ہمّت افزائی
to accompolish	पूरा करना, संपन्न करना	انجام دینا

سبق ۔ 14

تندرستی ہزار نعمت ہے

کہا جاتا ہے کہ تندرستی بڑی دولت ہے۔ وہ لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں جو صحت کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ ایک غریب اور تندرست آدمی اس دولت مند شخص سے بہتر ہے جس کے پاس مال و دولت کی بہتات تو ہے لیکن صحت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحت قدرت کی عطا کردہ بہت بڑی دولت ہے۔

دنیا میں کامیاب ہونے کے لیے تندرستی بے حد ضروری ہے۔ جسمانی صحت بھی اور دماغی صحت بھی۔ آئے دن یہ دیکھنے میں آتا رہتا ہے کہ بعض ذہین طالب علم صحت مند نہ ہونے کی وجہ سے پڑھائی میں زیادہ محنت نہیں کر پاتے اور کامیابی سے دور ہو جاتے ہیں۔ جب کہ کچھ ایسے طالب علم بھی ملتے ہیں جو ذہین تو نہیں ہوتے لیکن صحت مند ہونے کی وجہ سے سخت محنت کر سکتے ہیں اور آخر میں اپنی منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔

صحت سے مجبور شخص نہ تو اپنے لیے کوئی کام کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کے کام آ سکتا ہے۔ جن لوگوں نے بھی دنیا میں بڑے بڑے کام کیے ہیں وہ ذہین اور جسمانی طور پر تندرست و توانا ضرور تھے۔ مختصر یہ ہے کہ تندرستی اپنے فائدوں کے لحاظ سے سو نعمتوں کی ایک نعمت ہے۔

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تن درست

اگر آدمی تندرست نہیں ہے تو اسے زندگی کی دلچسپیوں سے نفرت ہو جاتی ہے۔ نہ وہ اچھی غذا کا لطف لے سکتا ہے، نہ ہی سیر و تفریح کا مزا اٹھا سکتا ہے۔ تندرستی اتنی اہم اور انمول چیز ہے کہ اسے کوئی قیمت ادا کر کے حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ دولت اگر مال و زر خرچ کر کے حاصل کی جا سکتی تو کوئی دولت مند نہ بیمار ہوتا اور نہ زندگی کے لطف سے محروم رہتا۔

تنگ دستی گر نہ ہو سالک
تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی قائم رکھنے کے لیے کچھ قاعدوں کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔ پہلی چیز غذا ہے۔ غذا مناسب نہ ہو یا اعتدال سے نہ کھائی جائے تو صحت خراب ہو سکتی ہے۔ زیادہ کھانا بھی تندرستی کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔ کسی کا قول ہے کہ "کچھ لوگ اپنے دانتوں سے اپنی قبر کھودتے ہیں۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ کھانا تندرستی کو برباد کر دیتا ہے۔ دوسرے ثقیل اور مرغن غذا بھی صحت کے لیے قاتل ہوتی ہے۔ صحت کا

ایک اُصول یہ ہے کہ کام کے وقت کام آرام کے وقت آرام کا خیال رکھنا چاہیے۔ آرام کی کمی اَور ہر وقت کا آرام دونوں ہی اچھّی صحت کے لیے بُرے ہوتے ہیں۔ تندُرُستی کے لیے جِسم اَور دانتوں کی صفائی ضرُوری ہے جو پابندی سے کرنی چاہیے۔ اِن سب کے علاوہ اپنی عُمر اَور جِسمانی طاقت کے مُطابِق ہلکی پھلکی ورزِش بھی تندُرُستی قائم رکھنے کے لیے ضرُوری ہے۔ مُختصر یہ ہے کہ تندُرُستی کی نعمت کی قدر کرتے ہُوئے اِس کی حِفاظت کے لیے کُچھ اُصُولوں کی پابندی ضرُور کرنی چاہیے تاکہ دُنیا میں اچھّی اَور کامیاب زِندگی گذاری جا سکے۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

health	स्वास्थ्य	تندُرُستی
divine blessings	ईश्वरीय अनुकंपा	نِعمت
lucky	भग्यशाली	خُوش قِسمت
poor	निर्धन	غریب
healthy	स्वस्थ	تندُرُست
nature	प्रकृति	قُدرت

gifted	दिया हुआ	عطا کردہ
successful	सफल	کامیاب
necessary	ज़रूरी, आवश्यक	ضرُوری
mental	मानसिक	دماغی
few	कुछ	بعض
intelligent	मेधावी	ذہین
student	विद्यार्थी	طالبِ عِلم
destination	लक्ष्य	منزِل
healthy, strong	हृष्ट–पुष्ट	توانا
inshort, inbrief	संक्षिप्त	مُختصر
according, consideration	अनुसार	لحاظ
speech	कथन, बात	سُخن
true, right	उचित	دُرُست
honour, prestige	मर्यादा	آبرُو
food	खुराक	غِذا
pleasure	आनन्द	لطف
travel	भ्रमण	سَیر و تفریح
important	महत्वपूर्ण	اہم

حاصِل	प्राप्त	obtain
محرُوم	वंचित	deprived
تنگ دستی	निर्धनता	poverty
قائم	स्थापित	established
پابندی	पाबन्दी	restraint
مُناسِب	उचित	proper
اِعتِدال	संतुलन	balanced
نُقصان دہ	हानिकारक	harmful
قول	कथन	saying
مطلب	अर्थ	meaning
ثقیل	दुष्पाच्य	indigestible
مُرغّن	घी में तर बतर, तला हुआ (भोजन)	oily food
قاتِل	घातक	harmful
اُصُول	नियम	principle
خیال	विचार	thought
ورزِش	व्यायाम	exercise
قدر کرنا	महत्व देना	worth, value

❖❖❖

سبق ۔ 15

ہمارا مُلک

ہمارا مُلک ہِندوستان ایک وسیع مُلک ہے۔ یہ بھارت اَور اِنڈِیا کے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔ جِن مُلکوں سے ہماری سرحدیں مِلتی ہیں اُن کے نام بنگلہ دیش، بھوٹان، نیپال، برما، تِبّت، چین، افغانِستان اَور پاکِستان ہیں۔ اِس جزیرہ نُما مُلک کے شمال میں کوہِ ہمالیہ ہے جو دُنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہے جِس کی چوٹِیاں آسمان کو چھوتی ہیں؛ جنُوب میں بحرِ ہِند، مشرِق میں خلیجِ بنگال اَور مغرِب میں بحرِ عرب ہے۔ رقبے کے لِحاظ سے دُنیا میں ہمارے دیش کا ساتواں مقام ہے۔

ہمارا مُلک ایک رنگا رنگ مُلک ہے۔ موسم کو لیجیے آپ کو ہر طرح کا موسم مِل جائے گا۔ کہیں شدید سردی پڑتی ہے تو کہیں شدید گرمی۔ ایسے مقامات بھی ہیں جہاں نہ بہُت زِیادہ سردی ہوتی ہے اَور نہ بہُت زِیادہ گرمی یعنی موسم ہمیشہ مُعتدِل رہتا ہے۔ اگر دُنیا کا سب سے زِیادہ بارِش والا مقام

چیراپونجی ہندستان کے صوبۂ آسام میں ہے تو ایسے مقامات بھی ہیں جہاں بارش نام کو نہیں ہوتی۔ سال بھر سرسبز رہنے والے علاقے ہیں تو بالکل بنجر اور چٹیل میدان بھی مل جائیں گے۔ برف پوش پہاڑ ہیں تو تپتی ریت والے علاقے بھی ہیں۔

ہمارا ملک زراعتی ملک ہے۔ ہماری زراعت کا دارومدار زیادہ تر بارش پر ہے یا پھر دریاؤں کے پانی پر۔ ہمارے ملک میں بڑے بڑے دریا ہیں۔ چند دریاؤں کے نام اس طرح ہیں۔ برہم پتر، گنگا، جمنا، گومتی، بیاس، راوی، چناب، ستلج، جہلم، مہاندی، کرشنا، کاویری، نرمدا اور تاپتی۔ یہ دریا ہماری کھیتی باڑی کی جان ہیں۔ ان دریاؤں پر کئی جگہ باندھ بنائے گئے ہیں جن کے دو بہت ہی اہم فائدے ہیں ایک فائدہ یہ ہے کہ ان سے ہمیں بجلی ملتی ہے اور دوسرا فائدہ دریا کے جمع کیے گئے پانی سے آبپاشی کی جاتی ہے۔ یہ رنگا رنگی صرف موسم یا آب و ہوا تک محدود نہیں بلکہ یہ خوبی اور دوسری بہت سی باتوں میں بھی ملتی ہے۔ مثلاً یہاں اگر گندمی رنگ کے لوگ آباد ہیں تو گوری رنگت والے لوگ بھی ہیں۔ ہر علاقے کی اپنی زبان ہے۔ جتنی زبانیں ہمارے ملک میں بولی جاتی ہیں اتنی شاید ہی دنیا کے کسی دوسرے ملک میں بولی جاتی ہوں۔ ہر علاقے کی اپنی تہذیب ہے۔ مختلف نسلوں، قوموں، زبانوں، مذہبوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود یہاں کے باشندوں میں یگانگت پائی جاتی ہے۔ علامہ اقبال نے فخریہ انداز میں کیا خوب کہا ہے:

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

مشکل الفاظ اور اُن کے معنی

big, wide	विस्तृत	وسیع
peninsula	टापू समान	جزیرہ نما
north	उत्तर	شمال
mountain	पहाड़	کوہ
south	दक्षिण	جنوب
Indian Ocean	हिन्द महासागर	بحرِ ہند
east	पूरब	مشرق
Bay of Bengal	बंगाल की खाड़ी	خلیجِ بنگال
west	पश्चिम	مغرب
Arabian Sea	अरब सागर	بحرِ عرب
area of land	क्षेत्रफल	رقبہ
accordingly	के अनुसार	کے لحاظ سے

severe	तीव्र	شدید
moderate	संतुलित	مُعتدِل
state	राज्य	صوبہ
greenery, blooming, flourishing	हरा–भरा	سرسبز
place	स्थान	مقام
snow deded	बर्फ से ढका हुआ	برف پوش
agricultural	कृषीय	زراعتی
agriculture	कृषि	زراعت
dependence	निर्भर	دارومدار
irrigation	सिंचाई	آبپاشی
climate	जलवायु	آب و ہوا
limited	सीमित	محدود
quality	विशेषता	خوبی
for example	उदाहरणार्थ	مثلاً
wheatish	गेहुआँ	گندمی
religion	धर्म	مذہب
community	समुदाय	قوم
culture	संस्कृति	تہذیب

generation	वंश	نسل
inhabitant	निवासी	باشندہ
unity	एकता	یگانگت
proudly	गर्वपूर्ण	فخریہ
way	ढंग	انداز

سبق - 16

ڈراما

کہا جاتا ہے کہ اُردو ڈرامے کا آغاز واجد علی شاہ کے زمانے سے ہُوا۔ واجد علی شاہ نے خُود بھی کئی ڈرامے لکھے۔ اُنھوں نے کئی مثنویوں کو ڈرامے کی شکل دی۔ اُن کا ایک ڈراما 'رادھا کنھیا' کے قصّے پر مبنی ہے۔ حاکمِ وقت کے ذَوق و شَوق کو دیکھتے ہُوئے عوام بھلا پیچھے کیسے رہ سکتے تھے۔ امانت کی 'اِندر سبھا' اِس کی ایک مثال ہے۔ یہ تمثیل بے حد مقبُول ہُوئی۔ اِس کی مقبُولیت میں اِس کی زبان کے علاوہ رقص اور مؤسیقی کو بھی دخل تھا۔

انیسویں صدی کے آخر میں پارسی تھیٹر کی شرُوعات ہوتی ہے۔ اِس کے ساتھ ہی اُردو ڈراما بھی روز بروز ترقّی کرنے لگا۔ اِس دوران بہُت سے انگریزی ڈراموں کے ترجمے بھی کیے گئے۔ البتّہ بہُت سالوں تک اِن ڈراموں میں 'اِندر سبھا' کی مانند رقص اور مؤسیقی غالب رہی۔ آغا حشر کے

آنے کے بعد ڈرامے کے فنّی پہلوؤں کی طرف توجّہ دی جانے لگی۔ آغا حشر شرُوع میں پارسی کمپنیوں کے لیے ڈرامے لکھتے تھے۔ بعد میں اُنھوں نے اپنی کمپنی بنائی اور اِس کے لیے ڈرامے لکھے۔ اِن کے ڈراموں میں اسیرِ حرص، شہیدِ ناز، یہوُدی کی لڑکی، خوابِ ہستی اور رُستم و سُہراب بہُت مشہُور ہیں۔ اِن کے بہُت سے ڈراموں کا مَوضوع مُعاشرتی مسائل رہا ہے۔ آغا حشر نے زبان کا بہُت خیال رکھا کیوں کہ اُن سے پہلے بہُت سے ڈراما نِگاروں کے ڈراموں کی زبان بہُت عامیانہ ہو چُکی تھی۔

ڈرامے کی مقبُولیت کو دیکھتے ہُوئے بہُت سے ادیبوں نے اِس طرف توجّہ دی۔ ان میں مرزا ہادی رُسوا، ظفر علی خاں، مولانا عبدُ الماجد دریا آبادی، پنڈت کیفی، عبدُ الحلیم شرر، پریم چند اور چکبست کے نام شامل ہیں۔ اِن لوگوں کے ڈرامے ادبی کہے جا سکتے ہیں لیکن فن کے معیار پر پؤرے نہیں اُترتے۔

سیّد اِمتیاز علی تاج اور سیّد عابد حُسَین دو اَیسے ادیب ہیں جنھوں نے اُردو ڈرامے میں فن اور فِکر کا پؤرا پؤرا لحاظ رکھا۔ اِمتیاز علی کا 'انار کلی' اور سیّد عابد حُسَین کا 'پردۂ غفلت' بہُت بلند پایہ ڈرامے ہیں۔ اِمتیاز علی تاج نے کُچھ مُختصر ڈرامے بھی لکھے۔ اِن دو ڈراما نِگاروں کے بعد اِشتیاق حُسَین قُریشی، پروفیسر مُحمد مُجیب اور فضلُ الرحمٰن بہُت مشہُور ہُوئے۔ پروفیسر محمد مُجیب مغرِبی ڈرامے کی رِوایت سے بھی بخُوبی واقف رہے ہیں۔ ان کے ڈراموں میں 'خانہ جنگی'، 'کھیتی'، 'حبّہ خاتون'، 'دؤسری شام' اور 'آزمائش'

بہترین ڈرامے ہیں۔

سعادت حَسن منٹو، راجِندر سِنگھ بیدی، کرِشن چندر، عصمت چغتائی نے ریڈِیو کے لیے ڈرامے لِکھے جو نثری ڈرامے کہلاتے ہَیں۔

بعد کے ڈراما نِگاروں میں مِرزا ادیب، مُحمد حسن، اُپندر ناتھ اشک، حبیب تنویر، ریوتی سرن شرما، کرتار سنگھ دُگّل، ابراہیم یوسُف وغیرہ کے نام بہت مشہُور رہَیں۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

English	Hindi	Urdu
masnavi (narrative poetry) epic	उर्दू शायरी की एक क़िस्म जिसमें कोई कहानी या उपदेश एक ही वृत्त में होता है	مثنوی
story	कथा	قِصّہ
based	आधारित	مبنی
ruler	शासक	حاکِم
artistic taste	रसिकता	ذَوق
interest	रुचि	شَوق
public	जनता	عوام
allegory	कथानक	تمثِیل

English	Hindi	Urdu
dance	नृत्य	رقص
music	संगीत	مؤسیقی
role	दख़्ल	دخل
century	शताब्दी	صدی
in prose	गद्यात्मक	نثری
beginning	आरम्भ	شُرُوعات
day by day	दिन प्रतिदिन	روز بروز
middle	बीच	دَوران
but	परन्तु	البتّہ
like	समान	مانِند
dominant	विजयी	غالِب
below standard	निम्न स्तरीय	عامِیانہ
thought	चिंतन	فِکر
best	सर्वश्रेष्ठ	بلند پایہ
western	पश्चिमी	مغرِبی
tradition	परंपरा	رِوایت
nicely	अच्छी तरह	بخُوبی

❖❖❖

سبق ۔ 17

رابندر ناتھ ٹیگور

رابندر ناتھ ٹیگور کی پیدائش 6 مئی 1861ء کو کلکتہ میں ہُوئی۔ اُن کے والِد دیویندر ناتھ ٹیگور بہت بڑے زمین دار تھے۔ بچپن ہی میں ٹیگور کی والِدہ کا سایہ اُن کے سر سے اُٹھ گیا تھا۔ ٹیگور کو اِسکول میں داخِل کرا دِیا گیا لیکن وہاں اُن کا جی نہیں لگا۔ وُہ ہمیشہ اِسکول سے جی چُراتے رہے۔ دراصل اِسکول میں وُہ ایک گھٹن سی محسوس کرتے تھے۔ اِس بات کا عِلم جب اُن کے والِد کو ہُوا تو اُنھوں نے ٹیگور کو اِسکول جانے سے منع کر دِیا اور اُن کے لیے گھر پر ہی تعلیم کا بندوبست کر دِیا۔ اِس پر وُہ بہت خُوش ہُوئے اور پڑھائی بھی خوب جی لگا کر کرنے لگے۔

بچپن ہی سے ٹیگور کو شاعری سے لگاؤ تھا۔ اُنھوں نے اپنی پہلی نظم 'کمل' صِرف آٹھ سال کی عُمر میں لِکھی تھی۔ اس نظم کو بہت سراہا گیا۔ اِس سے ٹیگور کا حوصلہ بڑھا اور اُن کی نظمیں رسالوں میں چھپنے لگیں۔ بارہ برس

کی عُمر میں اُنھوں نے شیکسپیر کے ڈرامے 'میکبتھ' کا بنگالی میں ترجمہ کِیا۔

ٹیگور کا ادبی سفر نہایت تیزی سے بلندیاں طے کرنے لگا۔ حتّٰی کہ ایک وقت ایسا آیا کہ جب اُنھیں دُنیا کے عظیم ترین ایوارڈ 'نوبل پرائز' سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ اُنھیں اُن کی کِتاب 'گیتانجلی' پر مِلا تھا جو بنگالی نظموں کا مجموعہ ہے۔ اِس ایوارڈ سے اُن کی شُہرت تمام دُنیا میں پھیل گئی اور اُن کا نام دُنیا کے عظیم شُعرا کے ساتھ لِیا جانے لگا۔ ٹیگور نے دُنیا کے بہت سے مُمالِک کا سفر کِیا جہاں اُن کی بہت عِزّت افزائی ہُوئی۔

ٹیگور صِرف بڑے شاعِر ہی نہیں تھے بلکہ ایک کامیاب ڈراما نگار اور اعلیٰ پایہ کے مصوّر بھی تھے۔ اُن کی مقبولیت کے پیشِ نظر انگریزی حکومت نے اُنھیں 1915ء میں 'سر' کے خِطاب سے نوازا۔ لیکن 1919ء میں جلیانوالہ باغ میں نہتّے ہندوستانیوں کے قتلِ عام کے اِحتجاج کے طور پر اُنھوں نے خِطاب واپس کر دِیا۔

رابندر ناتھ ٹیگور کو ابتدا ہی سے اِسکول کی چار دیواری اچھی نہیں لگتی تھی۔ وُہ چاہتے تھے کہ طالبِ عِلم کُھلی فضا اور کُھلے ماحول میں تعلیم حاصِل کریں۔ اُن کے والِد نے پالم پُور میں ایک آشرم قائم کِیا تھا۔ رابندر ناتھ ٹیگور نے اسے وُسعت دے کر تعلیم کا مرکز بنا دِیا جو بعد میں 'وِشو بھارتی' کے نام سے مشہُور ہُوا۔ دراصل یہ اُن کے خواب کی تعبیر تھی۔ اب یہ ایک ایسی یونیورسٹی ہے جو دُنیا میں اپنی قِسم کی واحد یونیورسٹی ہے جہاں طلبہ کُھلی فضا میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

عُمر کے آخِری دِنوں میں اُن کی صِحت خراب رہنے لگی تھی۔

7/اگست 1941ء کو یہ عظیم فنکار اِس دُنیا سے رُخصت ہو گیا۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

birth	जन्म	پَیدائش
actually, infact	वस्तुतः	دراصل
feel	अनुभव	محسُوس
knowledge	ज्ञान	عِلم
education	शिक्षा	تعلیم
poetry	काव्य	شاعِری
poem	कविता	نظم
courage	साहस	حَوصلہ
translation	अनुवाद	ترجُمہ
literary	साहित्यिक	ادبی
travel	यात्रा	سفر
stature, eminence	ऊँचाई	[illegible]

greatest	महानतम	عظیم ترین
to bestow	प्रदान करना	نوازنا
collection	संग्रह	مجمُوعہ
fame	प्रसिद्धि	شُہرت
great	महान	عظیم
poets (plural of شاعِر)	شاعِر का बहुवचन	شُعرا
countries (plural of مُلک)	مُلک का बहुवचन	مُمالِک
type	प्रकार	قِسم
one, unique	अकेला	واحِد
artist	कलाकार	فنکار
to honour	सम्मानित करना	عِزّت افزائی کرنا
poet	कवि	شاعِر
successful	सफल	کامیاب
top most	उच्च कोटि	اعلیٰ پایہ
artist	चित्रकार	مصوِّر
fame	प्रसिद्धि	مقبُولِیت
in view of	आँखों के सामने	پیشِ نظر
government	शासन	حکُومت

title	उपाधि	خِطاب
general massacre	जन–संहार	قتلِ عام
protest	विरोध	اِحتجاج
beginning	आरम्भ	اِبتِدا
atmosphere	वातावरण	فضا
environment	परिवेश	ماحول
established	स्थापित	قائم
to extend	विस्तार करना	وُسعت دینا
centre	केन्द्र	مرکز
famous	प्रसिद्ध	مشہُور
dream	स्वप्न	خواب
interpretation (of dream)	स्वप्नफल	تعبیر
health	स्वास्थ्य	صِحت
leave	विदाई	رُخصت

سبق ـ 18

کشمیر کی سَیر

بچّوں کی چھٹّیاں تھیں۔ اس لیے جُون کی جُھلسا دینے والی گرمی سے کُچھ دِنوں کے لیے نجات پانے کے لیے ہم لوگوں نے کشمیر جانے کا پروگرام بنایا۔ دِہلی سے ہم بذریعہ ریل گاڑی جمّوں پہنچے، وہاں سے سِری نگر کے لیے بس لی۔ جمّوں سے نِکلتے ہی پہاڑی سِلسِلہ شُروع ہو جاتا ہے۔ ہماری بس ٹیڑھے میڑھے راستوں سے ہوتی ہُوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ اُدھم پُور، کُد، پٹنی ٹاپ، ہوتے ہُوئے بٹوٹ پہنچے۔ بٹوٹ میں دو پہر کا کھانا کھایا وہاں سے رام بن پہنچے۔ یہ جگہ دریائے چناب کے کنارے ہے۔ یہاں سے نِکل کر بانہال اَور پھر جواہر ٹنل کو پار کرتے ہُوئے ہم وادیِ کشمیر میں داخل ہوگئے۔ یہاں پہنچنے پر ٹھنڈی ہواؤں نے ہمارا اِستقبال کیا اَور ہمیں یُوں لگا جیسے دوزخ سے نِکل کر جنّت میں آگئے ہوں۔ ہماری بس آگے بڑھتی رہی۔ رات کے آٹھ بجے ہم لوگ سِری نگر پہنچے۔ سری نگر میں

ہمارا قیام ہاؤس بوٹ میں رہا۔ ہاؤس بوٹ تک ہمیں شِکارے سے لے جایا گیا۔

اگلے روز صُبح سویرے ہم لوگ پہلگام جانے کے لیے تیّار ہو گئے۔ ناشتے کے بعد پہلگام کے لیے چل پڑے۔ سِری نگر سے اننت ناگ اَور عَیش مقام ہوتے ہوئے پہلگام پہُنچ گئے۔ یہاں کا مَوسم نہایت رُوح افزا تھا۔ وہاں ہم لوگ کافی دیر تک دریائے لدّر کے کِنارے بیٹھے رہے۔ اَور یہاں کے مَوسم اَور قُدرتی مناظِر سے لُطف اندوز ہوتے رہے۔ لدّر کا پانی اس قدر ٹھنڈا تھا کہ اِس میں ایک مِنٹ کے لیے بھی ہاتھ رکھنا دُشوار تھا۔ بچّوں نے گھُڑ سواری کی ضِد کی اَور ہم شِکار گاہ کی طرف چل پڑے۔

اگلے روز صُبح گُل مرگ کے لیے روانہ ہو گئے۔ ٹنگ مرگ سے ہوتے ہوئے گُل مرگ پہُنچ گئے۔ گُل مرگ کی وادی پھوُلوں سے لدی ہُوئی تھی۔ لہلہاتے جنگل، سرسبز پہاڑیاں اَور دوُسرے نظّاروں کا لُطف اُٹھاتے رہے۔ پھِر ہم لوگ کھِلن مرگ گئے جو سرمائی کھیلوں کے لیے دُنیا بھر میں مشہوُر ہے۔ یہاں کی چوٹیوں پر اب بھی برف موجوُد تھی۔

اگلے تین چار روز ہم نے سِری نگر کے مُختلِف مقامات کی سَیر کی جِن میں چشمۂ شاہی، نشاط باغ، چار چنار، نہرُو پارک، شنکر آچاریہ کا مندر اَور حضرت بَل شامِل ہَیں۔ ہم لوگ سون مرگ اَور وُلر جھیل بھی دیکھنے گئے۔ سِری نگر کے مُختلِف بازاروں میں گھوُمے۔ کشمیر کی شال بافی، قالین سازی، پیپر ماشی وغَیرہ بہُت سی مشہوُر دستکاریاں ہَیں۔ ہم نے بھی کُچھ تحفے

خریدے۔

ہمیں بتایا گیا کہ کشمیر میں اَور بھی کئی قابِلِ دید مقامات ہَیں جیسے اچھا بل، ویری ناگ، یوس مرگ، لَولاف وادی وغَیرہ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے ہم وہاں نہیں جا پائے۔ کشمیر کے دِلکش نظاروں نے ہمیں اتنا مُتاثر کِیا کہ واپس دہلی آنے کو جی نہیں چاہتا تھا لیکن مجبُوراً اگلے روز ہمیں کشمیر کی وادی کو الوِداع کہنا پڑا۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنیٰ

اردو	हिन्दी	English
نجات	मुक्ति	freedom
اِستقبال	स्वागत	welcome
دوزخ	नरक	hell
جنّت	स्वर्ग	heaven
قیام کرنا	ठहरना, रुकना	to reside, to stay
رُوح افزا	आनन्ददायक, आत्मविभोर	exhilarating
مناظِر	दृश्य (منظر का बहुवचन)	scenes (plural of منظر)

to enjoy	आनंदित होना	لُطف اندوز ہونا
so much	इतना अधिक	اِس قدر
difficult	कठिन	دُشوار
winter games	शीतकालीन खेल	سرمائی کھیل
shawl making	शाल बुनाई	شال بافی
carpet making	क़ालीन साज़ी	قالین سازی
worth seeing	दर्शनीय	قابلِ دید
attractive	मनमोहक	دِلکش
impressed	प्रभावित	مُتاثّر
good bye	विदा	الوداع

سبق ـ 19

اِقبالؔ

علّامہ اِقبالؔ اُردو کے ایک بڑے شاعِر تھے۔ اُن کی پیدائش 1873ء میں سیالکوٹ میں ہُوئی۔ اُنھوں نے اِبتدائی تعلیم رِواج کے مُطابِق مقامی اِسکوٗلوں میں حاصِل کی۔ وُہ بچپن ہی سے بڑے ذہین اَور محنتی تھے۔ اِنٹرنس کا اِمتحان اِمتیازی حَیثیت سے پاس کِیا۔ بی۔اے کی ڈِگری لاہور سے حاصِل کی۔ اِس کے بعد ایم۔اے نُمایاں کامیابی کے ساتھ مُکمّل کِیا۔

اِقبال پہلے اورینٹل کالج اَور بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفے کے پروفیسر مُقرّر ہُوئے۔ انھوں نے کیمبرِج یوٗنیورسٹی میں فلسفے کی تعلیم حاصِل اَور اِیران کے فلسفے کے مُتعلِّق جرمنی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈِگری مُکمّل کی۔ لندن سے بیرِسٹری کا اِمتحان پاس کِیا تھا۔ وِلایت سے واپس آنے پر حکوٗمتِ ہِند نے اُنھیں 'سر' کے خِطاب سے نوازا۔

اِقبالؔ کو بچپن ہی سے شاعِری کا شَوق تھا۔ زمانۂ طالِبِ علمی ہی

سے اُن کی شاعِری کی دھوُم مچی ہوُئی تھی۔ اُنھوں نے لاہور کے ایک جلسے میں پہلی بار 'نالۂ یتیم' کے نام سے ایک نظم پڑھی تھی جِس کو سامِعین نے بہُت پسنّد کِیا تھا۔

اِقبالؔ نے غزل سے اپنی شاعِری شرُوع کی تھی۔ لیکن غزل اُنھیں راس نہیں آئی اَور اُنھوں نے رِوایتی شاعِری سے ہٹ کر ایک نئی راہ اختیار کی اَور نظم کو اپنا مَیدان بنایا۔ اُنھوں نے اپنی شاعِری کے ذرِیعے مُلک و مِلّت کو خُلوُص و مُحبّت اَور حُبّ الوطنی کا پَیغام دِیا۔ اُردوُ میں اِقبال کے چار مجموُعے مِلتے ہَیں۔ بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم اَور آخری مجموُعہ ارمغانِ حِجاز ہے۔ اِقبالؔ نے اُردوُ شاعِری میں بہُت خوُب صوُرت تشبیہوں کا اِستعمال کِیا ہے۔ ایک طرف وُہ فلسفۂ عِشق وخِرد کی بات کرتے ہَیں تو دوُسری طرف وُہ قُدرتی مناظِر کی بہترین تصویر کشی کرتے ہَیں۔ اُنھوں نے بچّوں کے لِیے عام موضوُعات پر بہُت سی چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھیں مثلاً 'بچّے کی دُعا'، 'ترانۂ ہندی'، 'ماں کا خواب'، 'ہمدردی' وغَیرہ۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

local	स्थानीय	مقامی
with distinction	विशिष्टता के साथ	اِمتیازی حَیثِیت سے

salient	उल्लेखनीय	نُمایاں
complete	पूरा	مُکمّل
philosophy	दर्शन शास्त्र	فلسفہ
appointed	नियुक्त	مُقرّر
related	संदर्भ	مُتعلِق
title	उपाधि	خِطاب
listeners (plural of سامِع)	श्रोतागण (سامِع का बहुवचन)	سامِعین
traditional	पारंपरिक	رِوایتی
community	संप्रदाय	مِلّت
patriotism	देश प्रेम	حُبّ الوطنی
message	संदेश	پَیغام
simile	उपमा	تشبیہہ
wisdom	बुद्धि	خِرَد

سبق ۔ 20

پریم چند

پریم چند قلمی نام تھا۔اصل نام دھنپت رائے تھا۔ اُن کی پیدائش 1880ء میں مڈھوالمہی میں ہوئی جو بنارس کے قریب ہے۔ پریم چند کا بچپن تکلیفوں اور مُشکلات سے بھرا ہوا تھا۔ چونکہ تعلیم حاصِل کرنے کا اُنھیں بے حد شوق تھا، اِس لیے دِقتوں اور مُصیبتوں کے باوجود اُنھوں نے کوشِش جاری رکھی اور آخر کار میٹریکولیشن کا اِمتحان پاس کرلیا۔ تنگ دستی اور دُوسرے حالات کے سبب آگے تعلیم حاصِل کرنا ان کے لیے ناممکن ہو گیا تھا لیکن وُہ ہمّت ہارنے والوں میں سے نہیں تھے۔ انھوں نے بی۔ اے کا اِمتحان پرائیوٹ طور پر پاس کِیا۔

پریم چند نے 1899ء میں اسسٹنٹ ماسٹر کے طور پر ملازمت شُروع کی پھر ہیڈ ماسٹر ہو گئے اور 1908ء میں سب اِنسپکٹر مدارِس ہو گئے۔ یہ سِلسِلہ چلتا رہا۔ جلیانوالہ باغ کے قتلِ عام کے واقعے سے متاثر

ہو کر اُنھوں نے اپنی نوکری سے اِستعفٰی دے دِیا۔ اِس کے بعد اُنھیں طرح طرح کے پاپڑ بیلنے پڑے۔ ایک پرائیویٹ اِسکول کے ہیڈ ماسٹر کی جگہ مِلی لیکن یہ مُلازمت جلد ہی چھوڑ دی۔ صحافت میں پاؤں رکھا لیکن نُقصان اُٹھایا۔ ایک فِلم کمپنی کے ساتھ کام کرنے کا مُعاہدہ ہُوا۔ بمبئ پہنچے، وہاں کُچھ عرصہ قیام بھی کِیا لیکن دِل نہیں لگا اور سب کُچھ چھوڑ چھاڑ کر گھر واپس چلے آئے۔ اِس کے بعد ایک چھاپہ خانہ شُروع کیا۔ اِس میں بھی ناکامی کا مُنھ دیکھنا پڑا۔ اور آخر میں علمی و ادبی کاموں میں ہی اُنھیں سکُون ملا۔ اپنا سارا وقت اِسی میں گذارنے لگے۔

پریم چند کو ناوِل اور افسانے پڑھنے کا شوق بچپن سے تھا۔ جہاں کہیں بھی کوئی ناوِل یا افسانوں کا مجموعہ مِل جاتا پڑھ ڈالتے۔ اُن کا مُطالعہ اور مُشاہدہ دونوں وسیع تھے۔ پریم چند نے یُوں تو شہری اور دیہاتی زِندگی دونوں کو ہی اپنے فن کا موضوع بنایا ہے لیکن اُن کا پسندیدہ اور خاص موضوع دیہات کی زِندگی رہا ہے۔ گاؤں کی زِندگی کو انھوں نے بہت ہی قریب سے دیکھا، سمجھا اور پرکھا ہے۔ گاؤں کے لوگوں کی سادگی، خُلوص، اُن کی دِلچسپیاں، اُن کے دُکھ درد، اُن کی بے چارگی، توہم پرستی، جہالت، غُربت اور پھر مہاجنی طبقے کی لوٹ کھسوٹ اِن سب کا نقشہ جس طرح سے انھوں نے اپنے قلم کے ذریعے سے کاغذ پر کھینچا ہے اِس کی مِثال نہیں مِلتی۔

کردار نِگاری میں پریم چند کو کمال حاصِل تھا۔ وُہ جو بھی کردار پیش کرتے تھے اُس کی تصویر ہُو بہُو کھینچ دیتے تھے۔ وُہ اِنسانی نفسیات کے

بہت بڑے نبض شناس تھے۔ اُن کے کردار جانے پہچانے کردار ہیں جو ہر وقت ہماری نظروں کے سامنے چلتے پھرتے، گفتگو کرتے، لڑتے جھگڑتے دِکھائی دیتے ہیں۔ اُن کے کرداروں میں اجنبی پن بالکل نہیں ہے۔ پریم چند کی زبان بہت سادہ، سلیس اور رواں ہے۔

اُن کے افسانوں اور ناولوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ افسانوں میں 'کفن'، اور ناولوں میں 'گئودان' اُن کے بہترین شاہکار ہیں۔

غالباً پریم چند ایسے واحد ادیب ہیں جنھیں اُردو اور ہندی دونوں زبانوں والے اپنا مانتے ہیں اور دونوں زبانوں میں یکساں مقبول ہیں۔

1936ء میں یہ بے مثال کہانی کہنے والا قلم کا سپاہی ہمیشہ کی نیند سو گیا۔

مُشکل الفاظ اور اُن کے معنی

near	निकट	قریب
difficulty	दु:ख	تکلیف
trouble	कठिनाई	دِقّت
trouble	विपत्ति	مُصیبت

examination	परीक्षा	اِمتحان
cause	कारण	سبب
impossible	असंभव	نامُمکن
incident	घटना	واقعہ
resignation	त्याग पत्र	اِستِعفیٰ
journalism	पत्रकारिता	صحافت
loss	नुक़्सान, हानि	نُقصان
contract	अनुबंध	مُعاہدہ
period	समय	عرصہ
peace	शांति	سُکون
short story	कहानी	افسانہ
study	अध्ययन	مُطالعہ
conversation	बातचीत	گُفتگو
flowing	प्रवाहित	رواں
best	सर्वोत्तम	بہترین
incomparable	अद्वितीय	بے مِثال
observation	अवलोकन	مُشاہدہ
urban	शहरी	شہری
rural	देहाती	دیہاتی

topic	विषय	موضوع
simplicity	सादगी, सरलता	سادگی
sincerity	निश्छलता	خُلوص
helplessness	विवशता	بے چارگی
superstition	अंधविश्वास	توہم پرستی
ignorance	अज्ञान	جہالت
poverty	दरिद्रता	غُربت
depiction	नक़शा	نقشہ
characterization	चरित्र चित्रण	کِردار نِگاری
excellence	प्रकाष्ठा	کمال
present	प्रस्तुत	پیش
like	हूबहू	ہو بہو
psychoıogy	मनोविज्ञान	نفسِیات
well aquainted	पारख	نبض شناس
character	पात्र	کِردار
easy	सरल	سلیس
list, contents	सूची	فہرست
masterpiece	उत्कृष्ट रचना	شاہکار
litterateur	साहित्यकार	ادیب

سبق - 21

افسانہ

تہذیبی، سماجی اور سائنسی ترقّی کی دوڑ میں اِنسان اِتنا مصرُوف ہو گیا کہ اُس کے پاس اِتنی مُہلت ہی نہیں رہی کہ وُہ طویل داستانوں اور بھاری بھرکم ناولوں کو پڑھے۔ لیکن مشینی دور کے اِنسان کو بھی ذہنی تسکین کے لِیے کُچھ سامان چاہیے تھا۔ آدمی کی اِسی ضرُورت نے اُردُو ادب میں افسانے کو جنم دِیا۔

افسانے کی تعریف کرتے ہُوئے کِسی نے کہا ہَے کہ افسانہ اُس مُختصر کہانی کو کہتے ہَیں جو ایک ہی نشِست میں پڑھی جا سکے اور جس میں ایک خاص واقِعہ، مخصُوص کِردار، ایک تجُربے یا ایک اِحساس کی فنکارانہ پیشکش ہوتی ہَے۔ اُردُو کے اِبتدائی دَور کے افسانوں پر انگریزی افسانے کی گہری چھاپ صاف طور پر محسُوس کی جا سکتی ہَے۔

اُردُو افسانہ نِگاری کا باضابطہ آغاز پریم چند سے تسلیم کیا جاتا ہَے۔

پریم چند سے پہلے بھی کچھ کہانیاں لکھی گئیں لیکن انھیں فنّی حیثیت حاصل نہ ہوسکی۔ ہاں انھیں افسانے کا نقشِ اوّلین کہا جا سکتا ہے۔

افسانہ اپنی خوبیوں کے اعتبار سے داستان اور ناول سے مختلف صنف ہے۔ حالانکہ اس میں بھی ناول کی طرح پلاٹ، کردار، مکالمہ، منظر کشی اور مقصد سب کچھ ہوتا ہے لیکن ایک خاصیت جو افسانے کے لیے ضروری ہے وہ اختصار یعنی کہانی کا مختصر ہونا۔ اسی لیے کسی نے افسانے کو "زندگی کی ایک قاش" کہا ہے۔

افسانہ نگاری کی دنیا میں پریم چند کو اوّلیت بھی حاصل ہے اور فنکارانہ عظمت بھی۔ کیوں کہ زندگی کو جس روپ میں وہ دیکھتے ہیں اسی روپ میں پیش بھی کر دیتے ہیں۔ حقیقت نگاری کی اتنی اچھی مثال اس سے پہلے دیکھنے کو نہیں ملتی۔ کردار اور مکالمے دونوں ہی پریم چند کے افسانوں میں جی اٹھتے ہیں۔ جذبات کی بڑی کامیاب تصویر کشی پریم چند کے افسانوں کی خصوصیت ہے۔ اس کے علاوہ زبان و بیان کے لحاظ سے بھی ان کے افسانے پڑھنے والوں کی توجہ اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں۔ پریم چند کے درجنوں افسانے مقبولِ عام ہوئے جن میں پریم چند ایک کامیاب فنکار کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔ 'کفن'، 'دو بیل'، 'آخری تحفہ'، 'پنچایت'، 'منتر' وغیرہ پریم چند کے لازوال افسانے ہیں۔

پریم چند کی تحریر سے متاثر ہو کر لکھنے والوں کی اچھی خاصی تعداد اردو افسانے کی دنیا میں دکھائی دیتی ہے جن میں سدرشن، سجاد حیدر یلدرم،

سلطان حیدر جوش، علی عباس حسینی، اختر حسین رائے پوری، کرشن چندر، منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی وغیرہ کے نام بے حد مشہور ہوئے۔ ان لوگوں کے ہاتھوں اردو افسانے میں زندگی کے مختلف رنگ بھرے گئے۔ ان میں سے ہر افسانہ نگار نے اپنے فن سے اردو کو بے حد کامیاب اور خوبصورت افسانے دیے ہیں۔ جن کے الگ الگ دائرے ہیں لیکن ہر دائرہ اپنی جگہ مکمل نظر آتا ہے۔

اردو افسانے کی تاریخ میں ترقی پسند تحریک کا ذکر ضروری ہے۔ یہ وہ تحریک تھی جس نے ادب و شاعری کی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ تقریباً تمام ادیب و شاعر اس تحریک میں شامل ہو گئے۔

ترقی پسند تحریک 1935ء کے آس پاس شروع ہوئی۔ یہ دراصل اس عہد کی سماجی، سیاسی اور معاشی بے چینیوں کی دین تھی۔ اس تحریک نے ادب و شاعری میں مقصد کا ہونا ضروری بتایا۔ اس تحریک سے افسانہ نگار بھی متاثر ہوئے اور ناول نگار اور شاعر بھی۔ اس تحریک کا نعرہ تھا کہ ادب کی تخلیق روٹی کپڑے کے حصول کے لیے ہونی چاہیے۔ ورنہ وہ ادب لاحاصل ہے۔ 1936ء میں اس تحریک کی پہلی کانفرنس پریم چند کی صدارت میں لکھنؤ میں ہوئی تھی۔ لیکن چند برسوں بعد ہی لوگ مقصد کی رٹ لگاتے لگاتے تھک گئے اور ادب میں اس تحریک کا زور بالکل ہی ختم ہو گیا۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ اس تحریک نے اردو افسانوں کی دنیا میں کچھ انمول رتنوں کا اضافہ کیا ہے۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

busy	व्यस्त	مصروف
time, leisure	अवकाश	مُہلت
period	युग	دَور
mental	मानसिक	ذہنی
satisfaction	संतोष	تسکین
definition	परिभाषा	تعریف
session	बैठक	نشِست
particular	विशिष्ट	مخصوص
presentation	प्रस्तुति	پیشکش
formal	नियमतः	باضابطہ
beginning	आरम्भ	آغاز
accept	स्वीकृत	تسلیم
artistic	कलात्मक	فنّی
first mark	सर्वप्रथम रूप	نقشِ اوّلین
genre	विधा	صِنف
although	यद्यपि, हालांकि	حالانکہ
dialogue	संवाद	مکالمہ

depiction	दृश्य–चित्रण	منظر کشی
aim, purpose	उद्देश्य	مقصد
in short, in brief	संक्षेप	اِختصار
piece	फांक	قاش
that is	अर्थात	یعنی
greatness	महानता	عظمت
feelings (plural of جذبہ)	भावनाएँ (جذبہ का बहुवचन)	جذبات
depiction	चित्रण	تصویر کشی
language	भाषा	زبان
attention	ध्यान	توجّہ
towards	ओर	جانب
popular	लोकप्रिय	مقبولِ عام
immortal	अनश्वर	لازوال
writing	लेखन	تحریر
number	संख्या	تعداد
circle	घेरा	دائرہ
progressive movement	प्रगतिशील आन्दोलन	ترقّی پسند تحریک
discussion	चर्चा	ذِکر

اِنقلاب	क्रान्ति	revolution
سیاسی	राजनीतिक	political
معاشی	आर्थिक	economic
تخلیق	रचना	creation
حُصُول	प्राप्ति	gain
لاحاصِل	निष्फल	unfruitful
صدارت	अध्यक्षता	chairmanship
حقیقت	वास्तविकता	reality
اوّلیت	प्राथमिकता	priority

❖❖❖

سبق ۔ 22

غزل

غزل کے لفظی معنی محبُوب سے گُفتگُو کے ہیں۔ اِسی تعلُّق سے اپنے اِبتدائی دَور میں غزلوں میں زِیادہ تر عِشق و عاشِقی کی باتیں، محبُوب سے گِلے شِکوے، درد و غم کا بیان ہی ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ زِندگی کے تمام مسئلے شاعِروں نے غزل میں بیان کرنے کی شرُوعات کی اَور فلسفہ، نفسِیات، تصوُّف سب کُچھ غزل میں آنے لگا۔ اُردُو میں غزل کی اِبتدا فارسی غزل کے اثر سے ہی ہُوئی۔ اِس لِیے شرُوع میں اُردُو غزل کے تمام موضُوع بھی وُہی رہے جو فارسی کے تھے۔

غزل میں کم سے کم پانچ اشعار کا ہونا ضرُوری کہا گیا ہے۔ حالاں کہ کہیں کہیں تین اشعار کی غزل بھی مِلتی ہے۔ زِیادہ سے زِیادہ کِتنے اشعار غزل میں ہونے چاہییں اِس کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ لیکن اکثر اُستادوں کے یہاں گیارہ اَور اِکّیس اشعار کی غزلیں مِلتی ہیں۔

غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔ مطلع کے دونوں مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا لازم ہے۔ ہر شعر کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں اور ٹکڑے یا لائن کو مصرع کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر:-

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

اس شعر میں 'ہستی اپنی حباب کی سی ہے'، ایک مصرع ہے اور 'یہ نمائش سراب کی سی ہے'، دوسرا مصرع ہے۔ پہلے مصرعے کا لفظ حباب اور دوسرے مصرعے کا سراب دونوں قافیے اور اُس کے بعد کا لفظ ردیف ہے۔

غزل میں ایک سے زیادہ مطلعے بھی ہو سکتے ہیں۔ ہر شعر کے دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔

غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ مقطع میں شاعر اپنا تخلّص استعمال کرتا ہے۔ مثال کے طور پر:-

داغ کو کون دینے والا تھا
جو دیا، اے خدا! دیا تو نے

یہ نواب مرزا خاں داغ دہلوی کی غزل کا مقطع ہے اس میں شاعر نے اپنے تخلّص داغ کا استعمال کیا ہے۔ غزل کے لیے مقطع کا ہونا لازمی نہیں لیکن مطلع کا ہونا لازمی ہے۔

غزل میں کوئی ایک خیال یا موضوع نہ ہو کر الگ الگ اشعار میں الگ الگ خیال یا تصوّر پیش کیا جاتا ہے۔ بعض شاعروں نے ایک خیال یا

ایک تصوّر ہی غزل میں استعمال کیا ہے۔ ایسی غزل کو مُسلسل غزل کہتے ہیں۔ عام طور پر غزل کا ہر شعر جداگانہ ہوتا ہے۔ وہ معنی کے لیے غزل کے دوسرے شعر پر انحصار نہیں کرتا۔ غزل کے ہر شعر میں معنی کی الگ دُنیا ملتی ہے۔

غزل کی دُنیا میں میرؔ، دردؔ، آتشؔ، ناسخؔ، ذوقؔ، مومنؔ، غالبؔ، داغؔ، اکبرؔ، اصغرؔ، جگرؔ، مجازؔ، فراقؔ، فیضؔ وغیرہ بہت مشہور اور مقبول نام ہیں جن کی بدولت اُردو غزل نے ترقّی کی منزلیں طے کیں اور آج غزل فن اور مقبولیت کی معراج پر پہنچ گئی ہے۔ نمونے کے طور پر چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

(ذوقؔ)

پُرانی روشنی میں اور نئی میں فرق ہے اتنا
اُسے کشتی نہیں ملتی اِسے ساحل نہیں ملتا

(اکبر الہ آبادی)

تُم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

(مومنؔ)

ایک مدّت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں

اُور ہم بھوُل گئے ہوں تُجھے اَیسا بھی نہیں

(فراقؔ گورکھپوری)

رنجِش ہی سہی دل ہی دُکھانے کے لِیے آ

آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لِیے آ

(احمد فرازؔ)

مُشکِل الفاظ اُور اُن کے معنی

English	Hindi	Urdu
literal	शाब्दिक	لفظی
meaning	अर्थ	معنی
lover	प्रेमी	محبُوب
relation	संबंध	تعلّق
description	वर्णन	بیان
slowly	धीरे–धीरे	رفتہ رفتہ
problem	समस्या	مسئلہ
beginning	शुरुआत	شُروُعات
psychology	मनोविज्ञान	نفسِیات

English	Hindi	Urdu
sufism, mysticism	सूफ़ीवाद	تصوُّف
couplets	شعر का बहुवचन	اشعار
मे मदजपंस	अनिवार्य	لازِم
bubble	बुलबुला	حُباب
to exhibit (metaphorical world)	प्रदर्शन करना	نُمائِش کرنا
illusion	मृगतृष्णा	سراب
life	जीवन	ہستی
imagination	कल्पना	تصوُّر
depend	निर्भर	اِنحِصار
because of	के कारण	بدَولت
peak	शिखर	مِعراج
difference	अंतर	فرق
shore	किनारा	ساحِل
as if	मानो	گویا
sorrow	दुःख	رنجِش

❖❖❖

سبق ۔ 23

غزل

فقیرانہ آئے، صدا کر چلے — مِیاں خُوش رہو! ہم دُعا کر چلے

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم — سو اِس عہد کو اب وفا کر چلے

جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی — حقِ بندگی ہم ادا کر چلے

پرستِش کی یاں تک کہ اے بُت تجھے — نظر میں سبھوں کی خُدا کر چلے

کہیں کیا جو پُوچھے کوئی ہم سے میرؔ — جہاں میں تُم آئے تھے کیا کر چلے

(میر تقی میرؔ)

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

فقیر	साधु, दरवेश,	saint
فقیرانہ	फ़क़ीरों के समान	impretentious
صدا	आवाज़	voice, call
عہد	वादा	promise
وفا کرنا	निभाना	to fulfil a promise
جبیں	माथा	forehead
سجدہ	माथा टेकना	prostration
حقِ بندگی	आज्ञाकारिता का कर्तव्य	the duty of the slave
پرستِش	पूजा	worship
بُت	मूर्ति / प्रेयसी	idol, statue, beloved
جہاں	संसार	world

سبق - 24

غالِب

غالِبؔ اُردوٗ کے بہت ہی مشہوٗر اَور مقبوٗل شاعر ہَیں۔ اُن کا پوٗرا نام اسدُاللہ خاں اَور غالِبؔ تخلّص تھا۔ غالِبؔ کی پیدائش اکبر آباد میں 1797ء میں ہُوئی جو بعد میں آگرہ شہر کے نام سے جانا گیا۔ بچپن میں ہی غالب دلّی آگئے جہاں بہت کم عُمری میں اُن کی شادی ہوگئی اِسی لِیے دلّی میں وُہ مِرزا نوشہ بھی کہے جاتے تھے۔ غالِبؔ بچپن سے ہی بے حد ذہین اَور حاضر جواب تھے۔ قُدرت نے اُن کو غضب کی شاعرانہ صلاحیتیں دی تھیں اَور زِندگی نے بہت سارے غم دِیے تھے۔ ان دونوں کی وجہ سے اُردو دُنیا کو ایک اِیسا عظیم شاعر مِل گیا جس کی مِثال نہیں مِلتی۔

غالِبؔ کے حسّاس دِل نے ایک مِٹتی ہُوئی تہذیب کو دیکھا اَور اُس کا درد محسُوس کِیا۔ اِنسانی جذبات، اُس کی محرُومیاں، اُس کا درد اِن تمام موضُوعات کو غالِبؔ نے اپنی شاعری میں سمیٹ لِیا اَور اِس طرح پیش کِیا

کہ ہر شخص کو غالِبؔ کی بات اپنی ہی بات لگتی ہے۔ غالِبؔ کی اِبتدائی شاعری میں فارسی الفاظ بہت بڑی تعداد میں مِلتے ہَیں۔ اِسی وجہ سے ان اشعار کو مُشکِل شاعری کے نام سے پُکارا گیا۔ غالِبؔ کی شاعری مُشکِل ہی سے عام لوگوں کی سمجھ میں آتی تھی اِسی لِیے اُن کے ایک ہم عصر شاعر نے طنز سے کہا کہ:

مگر اپنا کہا یہ آپ سمجھیں یا خُدا سمجھے

چونکہ غالِبؔ کی شاعری عام لوگوں کی سمجھ سے باہر ہوتی تھی اِس لِیے اُن کو من چاہی مقبوٗلیت نہیں مِل سکی۔ اِس کا احساس خُود غالِبؔ کو بھی جلد ہی ہوگیا اَور اُنھوں نے زبان کی سادگی اَور عام الفاظ کی طرف توجّہ دی۔ دیکھتے دیکھتے اُن کی شاعری کا بول بالا ہر طرف ہوگیا۔ اُن کے احساس کی شِدّت اَور طبیعت کی حاضر جوابی نے غالِبؔ کی شاعری کو ہر دِل کی دھڑکن بنا دِیا تھا۔

اُردو میں غالِبؔ اپنی غزلوں کی وجہ سے مشہوٗر ہُوئے لیکن قصیدہ لکھنے والے شاعر کی حیثیت سے بھی غالِبؔ نے اپنی اہمیت تسلیم کرالی۔ حالانکہ اُنھوں نے قصیدے کم کہے ہَیں لیکن جو ہَیں بہت ہی اعلیٰ معیار کے ہَیں۔ دُنیا کی بیشتر اہم زبانوں میں غالِبؔ کی غزلوں کے ترجُمے ہُوئے ہَیں اَور دوٗسری زبانوں کے لوگ بھی اُن کی شاعری کی عظمت اَور فنکاری کے قائل ہو گئے ہَیں۔ مِثال کے طَور پر مندرجہ ذیل اشعار دیکھیے۔

دِلِ ناداں تُجھے ہُوا کیا ہَے
آخِر اِس درْد کی دوا کیا ہَے

پہلے آتی تھی حالِ دِل پہ ہنْسی
اب کِسی بات پر نہیں آتی

رنْج سے خُوگر ہُوا اِنساں تو مِٹ جاتا ہَے رنْج
مُشکِلیں اِتنی پڑیں مُجھ پر کہ آساں ہو گئیں

ایک اعلیٰ اَور مشہُور شاعؔر ہونے کے علاوہ غالِبؔ ایک بے حد کامیاب نثر نِگار بھی تسلیم کیے جاتے ہَیں حالانکہ ان کی نثر نِگاری صِرف ان کے خُطوُط تک ہی محدُود ہے لیکِن اِن خطوط میں بھی نثر کی تمام خوُبیاں موجوُد ہَیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان خطوط میں طنْز و مِزاح اَور شائستگی کے نمونے بھی مِل جاتے ہَیں۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

poetic	काव्यात्मक	شاعِرانہ
ability	योग्यता	صلاحِیّت
grief	दुःख	غم
great	महान	عظیم
sensitive	संवेदनशील	حسّاس
to feel	अनुभव करना	محسُوس کرنا
subject (plural of موضُوع)	विषय (موضُوع का बहुवचन)	مَوضُوعات
words (plural of لفظ)	शब्द (لفظ का बहुवचन)	الفاظ
contemporary	समकालीन	ہم عصْر
satire	व्यंग्य	طنز
because	क्योंकि	چونکہ
qasida	उर्दू शाइरी की एक क़िस्म जिसमें किसी की प्रशंसा की जाती है।	قصیدہ
standard	स्तर	معیار
mostly	अधिकतर	بیشتر

example	उदाहरण	مثال
for example	उदाहरण स्वरूप	مثال کے طور پر
written below	निम्न लिखित	مندرجہ ذیل
to be convinced	सहमती व्यक्त करना	قائل ہونا
innocent	भोला	ناداں
distress	दु:ख	رنج
habituated, accustomed	आदि	خوگر
prose writer	गद्यलेखक	نثر نِگار
letters (plural of خط)	पत्र, (خط का बहुवचन)	خُطوُط
limited	सीमित	محدُود
decency, propriety	शालीनता	شائستگی

سبق ـ 25

ترانۂ ہِندی

سارے جہاں سے اچھا ہِندوستاں ہمارا
ہم بُلبُلیں ہَیں اِس کی یہ گُلِستاں ہمارا
غُربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دِل ہو جہاں ہمارا
پربت وُہ سب سے اُونچا ہمسایہ آسماں کا
وُہ سنتری ہمارا، وُہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہَیں اس کی ہزاروں ندیاں
گُلشن ہے جِن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا
مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بَیر رکھنا
ہِندی ہَیں ہم وطن ہے ہِندوستاں ہمارا

یونان و مصر و روما سب مِٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کُچھ بات ہے کہ ہستی مِٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دُشمن دورِ زماں ہمارا
اقبالؔ ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کِسی کو دردِ نہاں ہمارا
(علاّمہ اقبالؔ)

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

song, anthem	गीत	ترانہ
world	संसार	جہاں
garden	फुलवाड़ी	گُلِستاں
being far from one's home or native country	प्रवास	غُربت
country	देश	وطن
neighbour	पड़ोसी	ہمسایہ

protector	प्रहरी	پاسباں
garden	बाग़	گُلشن
because of	के कारण	دم سے
envy	प्रतिस्पर्द्धा	رشک
paradise	स्वर्ग	جناں
period	युग	دورِ زماں
intimate	राज़दार	محرم
inner pain	छुपा हुआ दर्द	دردِ نہاں

سبق - 26

اُردو زبان کا اِرتقا

آج سے تقریباً تین ہزار سال پہلے ہندوستان میں سنسکرت زبان بولی جاتی تھی جس نے رفتہ رفتہ بعد میں مخصوص عِلاقوں میں پراکرتوں کی شکل اختیار کر لی۔ یہی پراکرتیں آئندہ زمانے میں اپ بھرنشوں کی شکل میں مشہور ہوئیں۔ جس کے بعد جدید ہند آریائی زبانوں کا اِرتقا شروع ہوا۔ علما نے مدھیہ پردیس کی بولیوں میں ہندی کو دو حِصّوں میں تقسیم کیا ہے جنھیں مغربی اور مشرقی ہندی کہتے ہیں۔ دِہلی اور اُس کے آس پاس کی جدید بولیاں جیسے برج، ہریانوی اور کھڑی بولی، مغربی ہندی کی ہی بولیاں ہیں جو شورسینی پراکرت اور شورسینی اپ بھرنش کی نمائندگی کرتی ہیں۔ آج کی معیاری اُردو اور ہندی کھڑی بولی کی ہی ترقی یافتہ شکلیں ہیں۔

تقریباً بارہویں صدی عیسوی سے اُردو کا اِرتقا شروع ہوا۔ اُردو تُرکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں لشکر یعنی فوج۔ شروع میں یہ لفظ

مُغلوں کی چھاؤنیوں کے لیے اِستعمال ہوتا تھا جہاں مُختلف صوبوں کے سپاہی رہتے تھے۔ یہ لوگ آپس میں بات چیت کے لیے، دِلّی کے بازاروں میں عوام سے میل جول کے لیے جس زبان کا اِستعمال کرتے تھے وہ ایک قِسم کی مِلی جُلی زبان ہُوا کرتی تھی جس میں مقامی بولیوں کے الفاظ کے علاوہ عربی، فارسی اور تُرکی زبانوں کے الفاظ بھی شامل ہوتے چلے گئے۔ کیونکہ مُغلیہ دور میں فارسی درباری زبان تھی اور عربی مسلمانوں کی مذہبی زبان تھی اِس لیے دِہلی اور اُس کے آس پاس آپسی میل جول سے اُس مقامی اور عوامی زبان میں عربی، فارسی، تُرکی زبان کے بے شُمار الفاظ شامل ہوتے گئے۔ یہی زبان اپنے اِرتقائی دور میں مُختلف ناموں مثلاً ہِندوی، ہِندی، ریختہ، اُردوئے مُعلّیٰ، زبانِ دہلی اور بالآخر اُردو کے نام سے جانی گئی۔

علاءُ الدّین خِلجی کی فوجوں کے بعد دکن کی طرف سب سے زِیادہ ہجرت مُحمّد بن تُغلق کے عہد میں ہوئی۔ تُغلق نے دِہلی کے بجائے دکن میں دیوگیری (دَولت آباد) کو اپنا دارُالسّلطنت بنا لیا۔ اس طرح آبادی کی مُنتقلی کے باعِث دِلّی کے گلی کوچوں اور بازاروں میں بولی جانے والی زبان ہِندوستان کے جُنوب میں پہنچ گئی اور وہاں ایک الگ ڈھنگ سے فروغ پانے لگی۔ مراٹھی کے علاوہ تیلگو اور کنڑ جیسی دراوڑی زبانوں کے درمیان گھر جانے کی وجہ سے اِس پر مقامی زبانوں کا بہت اثر ہوا۔ تُغلق کے بعد بہمنی سلطنت اور اس کے بعد خود مختار حکُومتوں نے جس زبان کی دِل کھول

کر سرپرستی کی وُہ آگے چل کر دکن میں دکنی اَور شِمال میں اُردوٗ زبان کے نام سے جانی گئی۔

دوٗسری طرف شِمالی ہِندوستان میں کئی سو سال تک اُردوٗ صِرف بول چال کی زبان رہی۔ عِلم و ادب اَور حُکوٗمت میں فارسی کا ہی چلن تھا لیکِن سترہویں صدی میں شِمالی ہِندوستان کے لوگ دکن کے لوگوں کو ایک ایسی زبان میں شِعر وشاعِری کرتے دیکھ کر بہُت زِیادہ مُتاثّر ہُوئے جو اُس عِلاقے کے لوگوں کی اپنی مادری زبان تھی۔ چنانچہ ایک لمبے عرصے کے بعد شاعِر، ادیب اِس طرف مُتوجّہ ہُوئے اَور رفتہ رفتہ اِس میں بھی ادب کی تخلیق ہونے لگی۔ یہاں تک کہ اُردوٗ نے فارسی کی جگہ اختیار کر لی لیکِن تھوڑی تبدیلی کے ساتھ اِس زبان نے فارسی رسمُ الخط برقرار رکھا۔ اس طرح ہِندوستان کے آئین کی دفع آٹھ کے مُطابِق اُردوٗ کئی قومی زبانوں میں سے ایک ہے جس کے اِستعمال کرنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔

مُشکِل الفاظ اَور اُن کے معنی

approximately	लगभग	تقریباً
development	विकास	اِرتقا

learnedmen, scholars (plural of عالِم)	विद्वान (عالِم का बहुवचन)	علما
division	विभाजन	تقسیم
representation	प्रतिनिधित्व	نُمائندگی
standard	मानक	معیاری
developed	विकसित	ترقّی یافتہ
at last	अंततः	بالآخر
migration	प्रवास	ہجرت
capital	राजधानी	دارُالسّلطنت
migration	स्थानान्तरण	مُنتقلی
reason	कारण	باعث
development	उन्नति	فروغ
autonomous	स्वायत्त	خُودمُختار
guardianship	संरक्षण	سرپرستی
knowledge and literature	ज्ञान एवं साहित्य	عِلم و ادب
mother tongue	मातृभाषा	مادری زبان
attentive	ध्यानाकर्षित	مُتوجّہ
script	लिपि	رسمُ الخط

برقرار	continue, maintain	स्थिर
آئین	constitution	संविधान

❖❖❖

سبق ۔ 27

شہیدِ وطن اشفاق اللہ خاں

قوموں کے عُروج و زوال کی شناخت اس کے نوجوان ہوتے ہیں۔ جس قوم کے نوجوان جس قماش کے ہوں گے، قوم بھی ویسی ہی ہوگی۔ اشفاق اللہ خان ہماری قوم کے ان نوجوانوں میں سے ایک ہیں، جنھوں نے جان کی قربانی دے کر آزادی کی مشعل کو روشن کیا۔ 22/اکتوبر 1900ء کو شاہجہاں پور کے ایک امیر اور خوش حال خاندان میں پیدا ہونے والے اس لڑکے کی مُرادیں اور امنگیں عام نوجوانوں کی اُمنگوں اور مُرادوں سے مُختلف تھیں۔ اپنے خاندان کے چہیتے اور لاڈلے اشفاق نے پندرہ برس کی عُمر میں انڈین ری پبلکن ایسوسی ایشن جوائن کر لیا اور مُلک و وطن کی آزادی کے تصوّر سے ہی ساری زندگی عشق کیا۔

جلیانوالہ باغ سانحہ اُن کے سامنے تھا، چنانچہ اُن کا دردمند دل اور حسّاس ضمیر اِس بات کی اجازت نہ دیتا تھا کہ وُہ اپنی نوجوانی کو بے کار اور

فضُول کی باتوں میں گنوائیں۔ اُنھیں جلد ہی ایک ایسا ساتھی بھی مل گیا جِس نے اُن کی تمناؤں اور آرزُوؤں کو صحیح سمت دِکھائی۔ رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ کے دوست بھی تھے اور رہنُما بھی۔ دونوں نے ہی اپنے دیگر ہم خیال ساتھیوں کے ساتھ وطن کی آزادی کے لیے جینے اور مرنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

9 اگست 1925ء تاریخِ آزادی کا وُہ یادگار دِن ہے، جب اشفاق اللہ خاں، پنڈت رام پرساد بسمِل اور اُن کے دیگر آٹھ ساتھیوں نے ریل پر جا رہے سرکاری خزانے کو لوٹنے کا منصوبہ بنایا تاکہ اس رقم سے اپنی تحریک کے لِیے سرمایہ فراہم کر سکیں۔ پروگرام کے مُطابق وُہ لوگ 8 ڈاؤن پسنجر ٹرین میں سوار ہوکر لکھنؤ کے لیے روانہ ہُوئے۔ ان کے پاس ضرُوری سامان ہتھوڑا، چھینی اور کُلہاڑی بھی تھے۔ سبھوں کو اپنی ذمہ داریاں بخوبی یاد تھیں، چنانچہ ریل جوں ہی کاکوری اسٹیشن کے قریب پہُنچی، زنجیر کھینچ دی گئی اور جب ٹرین رُک گئی تو گارڈ مُعاملے کو سمجھنے کے لیے نیچے اُترا اور پھر طے شُدہ پروگرام کے مُطابق گارڈ کو پستول دکھا کر زمین پر مُنہ کے بل لیٹ جانے پر مجبُور کر دِیا گیا۔ ایک نوجوان نے بریک وَین میں چڑھ کر خزانے سے بھرے صندُوق کو نیچے گرادِیا۔ یہ سارا کام بِسمِل کی رہنمائی میں انجام پا رہا تھا۔ اشفاق اللہ نے ہتھوڑوں کی ضرب سے صندُوق میں بڑا سوراخ کر کے سارا خزانہ لوٹ لِیا۔ اس ساری کارروائی میں اُنھوں نے کِسی مُسافر کو کوئی نقصان نہیں پہُنچایا۔

لیکن جلد ہی انگریز خُفیہ پولیس انقلابیوں کے پیچھے پڑگئی اور تلاش کا کام زور و شور سے شرُوع ہو گیا۔ اشفاق اللہ خاں نے چھپتے چھپاتے بنارس ہوتے ہُوئے بہار کے ڈالٹین گنج میں پہُنچ کر مُلازمت کر لی۔ لیکن وطن پرستی کا جذبہ اُنھیں جلد ہی پھر دِہلی کھینچ لایا، جہاں 8 ستمبر 1926ء کو اشفاق اللہ کے ایک ہم وطن اور کلاس فیلو کی مُخبری پر اُنھیں گرفتار کر کے لکھنؤ کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ کاکوری کیس کے تین اور بہادُروں کے ساتھ اُنھیں پھانسی کی سزا سنائی گئی۔

فیض آباد جیل میں بھی اشفاق اللہ کے معمولاتِ زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا، وُہ پابندیِ وقت کے ساتھ نماز کی ادائگی کرتے رہے اور قُرآن کی تِلاوت سے اپنے دِل و دِماغ کو منوّر رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان پر کبھی کِسی قِسم کا خوف یا وسوسہ غالب نہیں آیا اور جتنے دِنوں وُہ جیل میں رہے ایک نارمل اِنسان کی طرح زِندگی گزارتے رہے۔ حتیٰ کہ جب اُنھیں پھانسی کی سزا سنائی گئی تو بھی اُن پر کِسی قِسم کی گھبراہٹ یا پریشانی کے آثار نُمایاں نہیں ہُوئے۔ گھبراہٹ ہوتی بھی کیسے؟ اُنھوں نے تو موت کو اپنی دُلھن کے طور پر قبُول کِیا تھا۔ اشفاق اللہ نے اس موقعے پر اپنے مُلاقاتی ساتھیوں سے کہا تھا۔

"تُم لوگوں کو ضرُور حیرانی ہوگی کہ آج میں اتنا خُوش کیوں ہوں اور میں نے اچھّے اچھّے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں؟ سو بھئی یہ ٹھاٹ باٹ شادی کی خوشی میں ہیں۔ جانتے نہیں کہ کل میری شادی ہے۔ ارے یارو!

یہ تو بتاؤ کہ دولھا کے سنورنے میں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی ہے''۔ اور پھر وہ اِتنے زور سے ہنسے کہ اُن کے رنجیدہ اور مغمُوم دوستوں کو بھی چار و ناچار ہنسنا ہی پڑا۔

19/دسمبر 1927ء کو معمُول سے کُچھ پہلے ہی وہ بیدار ہوگئے۔ نہا دھو کر دُھلے ہُوئے کپڑے پہنے، نماز پڑھی اور تِلاوتِ کلامِ پاک کے بعد جو دُعا مانگی وہ آج بھی تمام دیش واسیوں کے لیے ایک نمُونہ ہے: ''اے خداوندِ کریم! میں تُجھ سے اور کُچھ نہیں مانگتا، اگر تُو میرے آخری وقت کی دُعا قبُول کرلے تو میں یہ دُعا مانگتا ہُوں کہ تو ہر ہندو مُسلمان کو عقل دے کہ وُہ آپسی جھگڑوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں اور دونوں مِل کر مُلک کو آزاد اور خُوش حال بنائیں۔''

حسبِ رِوایت 'آخری آرزو' پُوچھے جانے پر اُنھوں نے یہ اشعار پڑھے:

کُچھ آرزو نہیں ہے، ہے آرزو تو یہ ہے
رکھ دے کوئی ذرا سی خاکِ وطن کفن میں

اور پھر 'بندے ماترم' کہتے ہُوئے پھانسی کے پھندے میں جھول گئے۔

مُشکِل الفاظ اور اُن کے معنی

اردو	हिंदी	English
عُرُوج	उत्थान	rise
قُماش	प्रकार	quality style, manner
زوال	पतन	fall
سانحہ	दुर्घटना	accident
منوّر	उज्जवल	enlightened
رنجیدہ	दुःखी	sorrowful
شناخت	पहचान	identity
بیدار	जागरुक	awake
وسوسہ	संशय	doubt
مغمُوم	क्लेशित, दुःखी	sad, mournful
حسبِ رِوایت	परम्परागत	traditionally
تِلاوت	कुरआन पढ़ना	recitation of the Holy Quran

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

Books for Urdu Diploma Course

English Medium

- Urdu for All
  An Introduction to Urdu Script
- Ibtedai Urdu
- Urdu Prose
- Aasan Urdu Shairi

Hindi Medium

- उर्दू सबके लिए
  उर्दू लिपि से परिचय
- इब्तिदाई उर्दू
- उर्दू गद्य
- आसान उर्दू शायरी

National Council for Promotion of Urdu Language
(Ministry of HRD, Department of Higher Education, Govt. of India)
West Block–1, Wing No.6, R.K. Puram, New Delhi – 110066

ISBN: 81-7587-062-2